یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

تار کا پتہ: اہلحدیث امرتسر

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

نمبر ۴۹ جلد ۹

امرتسر مورخہ ۲۲ شوال سنہ ۱۳۳۰ھ مطابق ۴ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء یوم جمعہ مبارک

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ ٹکٹ وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین کے واپس کرنیکا وہ ذمہ نہیں بلکہ ردی جاکر تلف کئے جائینگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ... للعہ

روساء و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداران سے ... عہ

ششماہی ... عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس

ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

6388

جماعت اہلحدیث - کانفرنس اہلحدیث اور اخبار اہلحدیث

ہر ایک قوم کے افراد مختلف ہوتے ہیں تاہم ان کو ایک لفظ قوم سے یاد کیا اور بلایا جاتا ہے۔ مثلاً مسلمانوں کے افراد کثیر کو ایک لفظ مسلمان سے اسلئے بلایا جاتا ہے کہ ان سب میں اسلام مشترک ہے۔ اسی طرح اہلحدیث کے افراد کثیر کو ایک لفظ اہلحدیث سے اسلئے بلایا جاتا ہے کہ انکے افراد میں بھی ایک مفہوم مشترک ہے۔ علیٰ ہذا القیاس افراد کثیر ہیں علاوہ مذہب کے بھی کوئی نہ کوئی امر جامع ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ ایک مرکز پر آسکتے ہیں مثلاً آجکل ہندوؤں اور مسلمانوں میں ہندو یونیورسٹی اور مسلم یونیورسٹی ہے۔

ہندوستان کے اہلحدیثوں کو جو دیگر مسلمانوں سے امتیاز ہے وہ اس شے سے ہے کہ یہ لوگ بلا عوارض اور بلا پابندی رسومات زائدہ اور بدعات ٹھیٹھ اسلام کے پابند ہونے کے مدعی ہیں جنہیں ہادی برحق جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کو چھوڑ گئے تھے اس لئے ان کی جامعیت بھی مخصوص طریق کی ہونی چاہیئے جس میں یہ امتیاز ہو کہ سب انسانوں کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً وہ صراط مستقیم دکھایا جائے جس کا نام راہ محمدی اور شارع احمدی علےٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہے جس کا بیان اس شعر میں کیا گیا ہے ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

غور کریں تو ایسا مرکز جس پر اہلحدیث کی کل جماعت اگر تھیر کر اور اپنے دلی خیالات متعلقہ توحید و سنت کو کھلے الفاظ میں ظاہر کر سکیں وہ **اہلحدیث کانفرنس** اور صرف **اہلحدیث کانفرنس** ہے پس جماعت اہلحدیث کو اپنے اس مرکز کی بابت اوسی قدر خیال رکھنا چاہیئے جتنا کہ ایک مسافر کو اپنے وطن اور گھر کا ہوتا ہے یا ہونا چاہیئے اہلحدیث کانفرنس کسی خاص شخص کی جاگیر یا اراکا نام نہیں بلکہ وہ اہلحدیث کی تجربہ کار افراد کی ایک مجلس شوریٰ ہے جو بحکم اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ واجب الانعقاد تھی بحمد اللہ وجود پذیر ہوئی ابھی کل کا ذکر ہے کہ اخبار اہلحدیث میں اس قسم کے مضامین نکلتے تھے کہ اہلحدیث کی ایک ایسی انجمن ہونی چاہیئے جس کو ہندوستان کے تمام اہلحدیثوں سے برابر کی نسبت ہو آج وہی انجمن یا کانفرنس ہے کہ اس کے کام باقاعدہ چل رہے ہیں شوریٰ کی مجلس ہے۔ واعظ ہیں۔ رسائل کی تصنیف ہے۔ غربا کو حسب گنجائش امداد دیجاتی ہے وغیرہ۔ ہم نہیں کہتے اور کیسے کہہ سکتے ہیں کہ کام اپنے کمال کو پہونچ گیا حاشا وکلا۔ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ زمین کو نمی پہونچا کر دانہ ڈالا گیا اگر اسکی آبیاری ہوتی رہی تو یہ دانہ جو اس وقت تہ خاک نظروں سے مستور ہے ایک دن سایہ دار درخت ہوگا انشاء اللہ۔ کیسے ہوگا۔ خدا کے فضل سے اور قوم کی ہمت سے کانفرنس کیلئے قوم کی نظر عنایت ضروری ہے۔ یہ صحیح ہے کہ مسلمانوں پر ہر ایک مقام میں مقامی ضروریات اور چندوں کا بوجھ اس قدر ہے کہ وہ دوسرے بیرونی کاموں

سیرۃ البخاری ۔ امام المحدثین امام بخاری کی علمی تحقیق کا مجموعہ قیمت عہ ملنے کا پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

اخبار مسلمان یہ ایک ہفتہ وار اخبار ہے جس میں اسلام کی خوبیاں اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات ہوتے ہیں زیر ایڈیٹری مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) قیمت سالانہ عام سے ... خریداران اخبار اہلحدیث سے صرف ... ممالک غیر کے خریداران اخبار اہلحدیث سے ... پتہ: منیجر اخبار مسلمان امرتسر

AsliAhleSunnet.com

سو ہو نہیں سکتے مگر ہم اتنا کہنے سے بھی باز نہیں رہ سکتے کہ یہ عذر خاص اہلحدیث کانفرنس کے حق میں ٹھیک نہیں کیا علیگڈھ کالج یا لاہور کا اسلامیہ کالج ندوۃ العلماء یا مدرسہ دیوبند بیرونی مسلمانوں کی امداد پر نہیں چل رہے۔ بے شک چل رہے ہیں۔ مسلمان بہت ہمت کرتے ہیں اور کر رہے ہیں ٹھیک اسیطرح اہلحدیث کانفرنس کو بھی سمجھ لیجئے۔

گذشتہ عید الفطر کے موقع پر اہلحدیث آنہ فنڈ کی تحریک اخباروں میں کیگئی جس کا نتیجہ خاص امرتسر میں یہ ہوا کہ مبلغ ۱۲۸ عید کے موقع پر جمع ہوئے باہر سے گو آج (۲۹ ستمبر) تک کوئی رقم نہیں آئی مگر بعض مقامات سے بشارت آئی ہے کہ چندہ ہو رہا ہے۔ امید ہے کامیابی ہوگی انشاء اللہ یہ بھی لکھا گیا تھا کہ آئندہ عید البقرہ کے لئے آنہ فنڈ کا اشتہار چھپیگا جو صاحب یہ خدمت اپنے ذمہ لے سکیں وہ ابھی سے اپنا نام پیش کر دیں تاکہ وقت پر اون کو اشتہار بھیجنے میں تکلیف نہو۔ امید ہے اخبار اہلحدیث کے ناظرین بہت جلد توجہ فرماوینگے۔[1]

ایک اور بات ابھی قابل ذکر ہے۔

ناظرین بھولے نہونگے کہ اہلحدیث کانفرنس قائم ہوئی ہو تو اس کی تحریک کا ذریعہ صرف اخبار اہلحدیث تھا اور بس اسلئے جماعت اہلحدیث کو اپنے اخبار اہلحدیث کی ترقی زندگی کا بھی خیال رکھنا چاہئے تاکہ اس کے ذریعہ سے قوم کے قومی کام باسانی ہو سکیں۔ اخبار اہلحدیث جو کچھ ہے سامنے ہے اچھا ہے تو۔ برا ہے تو مگر اتنا ہے کہ اس کے نام سے قوم کا نام ہے اس کے کام سے قوم کا کام ہے اسلئے اپنے دوستوں اور اہلحدیث کے بہی خواہوں کو بہت دنوں بعد اگر فرض سمجھاتے ہیں کہ وہ اپنے اہلحدیث کی ترقی کی طرف خیال کر کے اس کی اشاعت کریں۔ جسکی صورت بارہا بتلائی ہے کہ ہر ایک بہی خواہ اپنا فرض اور کار ثواب جانے کہ اس مذاق کے احباب کو خریداری کی ترغیب دے

میرا چشم دید واقعہ ہے میں ایک سفر میں تھا میرے ساتھ ایک مولوی صاحب تھے جو اپنے مذاق کے ایک اخبار کو بہت انس رکھتے تھے میں نے اون کو دیکھا جو کوئی اہل مذاق اون کے سامنے آتا اون کو پوچھتے فلاں اخبار آپکے پاس نہیں آتا وہ کہتا نہیں تو کہتے بہت افسوس ہے وہ اخبار تو ضرور منگانا چاہیے اوس میں تو یہ فائدہ ہے وہ فائدہ ہے۔ میں نے سمجھا واقعی ترغیب اسیکا نام ہے۔ کیا اہلحدیث کے بہی خواہ اس فرض سے غافل رہینگے (انشاء اللہ ہرگز نہیں)

احباب کیلئے اطلاع

اخبار اہلحدیث کی زندگی کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ نئی خریدار پیدا ہوں یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے موجودہ خریدار اس کی قیمت ادا کرنے میں سستی نہ کیا کریں۔

بحمد اللہ جہاں دوسرے اخباروں کو اپنے خریداروں کی نادہندگی کی شکایت ہے اہلحدیث کو ایسی شکایت نہیں تاہم اطلاع کے طور پر شائع کیا جاتا ہے کہ ہمارے احباب مطلع رہیں کہ ہمارے ذاتی معاملہ کی بابت مہلت وغیرہ لینی کا اون کو حق حاصل ہے مگر اخبار کی قیمت میں دیر کرنے کا حق نہوگا اسلئے منیجر صاحب کو ہدایت کی گئی ہے کہ خریدار سے (جدید ہو یا قدیم) بغیر وصول ہوئے قیمت کے اخبار جاری نہ رکھا جائے الا اوس صورت میں کہ خریدار چند دنوں کی مہلت باظہار وجہ معقول طلب کریں۔ دوم جس صاحب کا ویلیو واپس آئیگا وہ اگر دوبارہ اخبار جاری کرانا چاہیں تو قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجیں بحکم حدیث نبوی اخبار دوبارہ ویلیو نہ ہوگا۔ پس ہمارے دوست اس اطلاع سے مطلع رہیں۔

طرابلس ایران اور تعزیہ

مسلمانوں کے دو گروہ (سنی اور شیعہ) ہندوستان میں تو انگریزی سلطنت کے زیر سایہ امن امان سے گذار رہے ہیں مگر بیرون ہندوستان جا اسلامیوں کی حالت زار ہو رہی ہے وہ اخبار بین پبلک سے پوشیدہ نہیں۔

طرابلس میں جنگ شروع ہوئے آج سال بھر ہو چکا ہے آئندہ خدا جانے کبتک جاری رہے۔ ایران تو برباد ہو گیا مشہد مقدس (روضہ امام رضا علیہ السلام) ٹوٹا گیا۔ جس کا ٹوٹنا ملکی عزت کے اعتبار سے سارے ایران کے تباہ ہونے کے برابر بلکہ زیادہ ہے۔ مراکو میں فرانس کی نظر عنایت جو کام کر رہی ہے وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں رہا ہے اور سب مسلمانوں کو اسکا پڑھنا ضروری ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

(اے خدا ہم تجھ کو ان دشمنوں کے مقابلہ میں کرتے ہیں اور اون کی شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں)

مگر خدا تعالےٰ کا قانون ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

خدا تعالےٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک وہ خود اپنے اعمال نہ بدلیں۔

آج ہم ہندوستانی مسلمانوں (شیعہ اور سنی) کے سامنے ایک تجویز پیش کرتے ہیں اور امید ہے قومی اخبار۔ زمیندار پیسہ۔ وطن۔ علیگڈھ گزٹ وکیل اثنا عشری۔ کرزن۔ اصلاح۔ وغیرہ اس پر غور کر کے تائید یا تردید کرینگے۔

تجویز یہ ہے کہ محرم کے تعزیوں پر جتنا خرچ ہوتا ہے بجائے تعزیہ بنانے کے سب کا سب وہ ان فلاکت زدہ مسلمانوں کے لئے بھیجا جائے جو ان ممالک میں مبتلائے مصیبت ہیں۔ ہاں یہ ہم ابھی سے کہے دیتے ہیں کہ سنی اپنا روپیہ طرابلس اور مراکو میں بھیجیں شیعہ ایران میں۔ امید بلکہ یقین ہے امام مظلوم کی روح پر فتوح اپنے جد امجد علیہ السلام کی امت کی حالت زار پر دست بدعا ہونگی۔ جو لوگ ان مصیبت زدوں کی امداد کرینگے اون کے لئے نیک دعا کرینگے۔

ہماری اس تجویز کو اگر کسی بدنیتی پر محمول نہ کیا جائے تو غالباً کسی اہل دانش کی مخالفت کی گنجائش نہیں۔ خدا مسلمانوں کو ان کے بھلے کی سمجھ دے۔ اگر یہ تجویز پاس ہوئی تو گذشتہ سالوں کی طرح اس دفعہ بھی ممانعت تعزیہ کے اشتہارات دفتر اہلحدیث سے جاری ہونگے جن کی قیمت ۸ر سیکڑہ ہوگی۔ متبعان سنت طیار رہیں +

سرکوب بدعت۔ قابل دید رسالہ قیمت ۱ر منیجر

[1] اظہار شکریہ یہ مضمون لکھا ہی تھا کہ جناب عبد الحفیظ خان صاحب ٹھیکہ دار گنشا کل (مدراس) کا مبلغ پانچ کا منی آرڈر بغرض امداد کانفرنس پہونچا۔ الحمد للہ جزاہ اللہ۔ حکیم میاں صدر الدین ساکن موضع گھنٹے کی ضلع گورداسپور نے آنہ فنڈ میں جمع کر کے دیئے۔ جزاہ اللہ۔ از محمد رمضان صاحب بکر قصاب کوئٹہ بلوچستان

واذکر فی الکتاب ابراہیم

[جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے سفر حج کا ساتواں خط از مدینہ منورہ ۲۲۔ رمضان ۱۳۳۰ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۱۲ء۔ یوم پنجشنبہ]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

الحمد للہ ہم بخیریت ہیں۔ مدینہ طیبہ کے ورود تک سفرنامہ لکھ چکا ہوں۔ اب یہاں کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں حرم نبوی کے متصل محرابی دیوار کے پیچھے ایک بڑا کتبخانہ ہے جسے کتبخانہ شیخ الاسلام کہتے ہیں ۱۲۷۰ھ میں شیخ الاسلام حکمت اللہ بن عصمت اللہ الحسینی نے اس کی بنیاد ڈالی تاریخی اشعار ترکی زبان میں باہر کے دروازے کے سرے پر پتھر میں کندہ ہیں۔ اس کتب خانہ میں بہت سی نادر قلمی کتابیں ہیں جن سے ابنائے زمان ابھی تک ناواقف ہیں۔ یا کم از کم بہت کم علمائے کے دیکھنے میں آئی ہیں۔ مثلاً امام ہمام فخر الملۃ والدین فخر المفسرین امام المتکلمین امام رازی علیہ الرحمۃ اللہ الباری کی کتاب مباحث مشرقیہ یہ کتاب ۵۰۵ متوسط صفحات پر خط باریک عربی میں عمدہ دستخط سے لکھی ہے اس کا مطالعہ کیا لطف اٹھایا علم کلام کے عجیب عجیب نکتے ذکر کئے ہیں۔ اور نیز امام ہمام کی ایک اور کتاب علم کلام ہی کے متعلق دیکھی جس کا نام ہے۔ کتاب المحصل المسمی بانوار القواعد فی الاسرار الکلامیۃ یہ نسخہ جو اس کتب خانہ میں موجود ہے۔ محمد بن ابی بکر بن محمد الهوران کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے جس کی تاریخ کتابت کاتب مذکور نے اپنے ہاتھ سے خاتمہ پر ۶۱۸ھ لکھی ہے گویا مصنف علام کی وفات کے بارہ برس بعد یہ نسخہ لکھا گیا اس کے خاتمہ پر ایک عجیب لطیفہ لکھا ہے۔ امید ہے اڈیٹر اہلحدیث صاحب اس کا جواب دینگے۔ اور وہ یہ ہے۔

عن سلیمٰن بن جریر الزیدی انہ قال ان ائمۃ الرافضۃ وضعوا مسألتین لشیعتہم لا یظفر معہما احد علیہم الاول القول بالبداء فاذا قالوا انہ سیکون لہم قوۃ وشوکۃ ثم لا یکون الامر علی ما اخبروہ قالوا بدا اللہ تعالیٰ فیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ والثانی التقیۃ فکلما ارادوا شیئا یتکلمونہ فاذا قیل لہم ہذا خطأ اوظہر لہم بطلانہ قالوا انما قلناہ تقیۃ[ع۱]

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب جواہر القرآن بھی اس کتب خانہ میں دیکھی۔ بہت پیارا نسخہ ہے ایک وزن اعمال کے متعلق تقریر لکھتا ہوں جو خاکسار کو بہت پسند ہے۔ تاویل سے مبرا ہے۔ حقیقت کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا اور ملحدین کا جواب بھی دیدیا ہے۔ باب فی الیوم الآخر میں میزان عمل کو متعلق فرماتے ہیں

ویعرف کل واحد مقدار عملہ خیرہ وشرہ بمعیار صادق یعبر عنہ بالمیزان وان کان لا یساوی میزان الاعمال میزان الاجسام الثقال کما لا یساوی الاصطرلاب الذی ہو میزان المواقیت والمسطرۃ التی ہی میزان للمقادیر والعروض الذی ہو میزان الشعر سائر الموازین[ع]

اسی طرح سورہ فاتحہ کی فضیلت کے وجوہ نفس آیات سے اور آیت الکرسی کی فضیلت کے وجوہ نفس آیت سے عجیب عجیب ذکر کئے ہیں۔ کچھ کچھ خاکسار نے نقل کئے ہیں۔ اسی طرح وضو کے اسرار میں اس کیفیت کا ذکر فرماتے ہیں جس سے ظاہری طہارت باطنی طہارت کا باعث ہوتی ہے اور جس سے ظاہری یعنے متعلق اعضا عبادت مثلاً نماز سے باطنی وروحانی ترقی ہوتی ہے۔

ابھی تک یہی تین کتابیں دیکھی ہیں۔ کیونکہ کچھ تو رمضان کے سبب زیادہ مطالعہ نہیں ہو سکتا۔ یہاں گرمی بہت ہے۔ لو سخت چلتی ہے۔ اور کچھ اپنی طبیعت کی ناتوانی وضعف کے سبب زیادہ محنت نہیں ہو سکتی۔ اللّٰہم انی ضعیف فقوفی وقوّفی ضعفی رضاک۔

تارگھر مدینہ طیبہ میں طرابلس کا مطبوعہ نقشہ لٹکا تھا جس پر دولت عثمانیہ کے جہاں جہاں قلعے اور مورچہ ہیں سب مقامات دکھائے ہیں اور جھنڈوں کی صورتیں بھی ساتھ دی ہیں۔ اس نقشہ کے نیچے یہ بھی مطبوع تھا۔ ایتہا الامۃ النائمۃ ہبی من رقادک[ع۱] وادرکی قبل ان تتفق اعداؤک ولا تتفق

نیز لکھا تھا۔

لا یسلم الشرف الرفیع من الاذی[ع۲]
حتی یراق علی جوانبہ الدّم

اسی طرح اخبار اقبال بیروت مورخہ شعبان ۱۳۳۰ھ میں لکھا تھا استقر فی اذہان العثمانیین ان[ع۳] الموت بشرف خیر من العیش بذل[ع]

کتبخانہ مذکور میں علامہ شہرستانی کی نہایۃ الاقدام بھی ہے اس کے صفحات ۲۷۴ ہیں۔ یہ بھی علم کلام میں ہے۔ ابھی اس کا مطالعہ نہیں کیا۔ انشاء اللہ اس میں سے بھی کچھ مفید نوٹ نقل کرونگا۔ کتب خانہ میں مطالعہ کی عام اجازت ہے۔ ہر فن کی کتب کی فہرست آ ب ت کی ترتیب سے مرتب کی ہوئی ہے۔ مطالعہ کرنے والے کو جونسی کتاب درکار ہو فہرست میں سے اس کا نمبر اور فن کا نام لیکر ناظر کتب خانہ سے کہے وہ وہیں موجود ہوتا ہے اسی وقت الماری سے کتاب نکالدیتا ہے مثلاً جواہر القرآن علم تفسیر کے متعلق ہے اور اس کا نمبر اس کتبخانہ میں ۵ ہے۔ تو خواہشمند کہیگا کہ مجھے فن تفسیر میں سے نمبر ۵ کی کتاب درکار ہے۔ اسی طرح کتاب کے نقل کرنے کی بھی کھلی اجازت ہے۔ بلکہ نقل کرنے والے کاتب بھی میسر ہو سکتے ہیں۔ کوئی الگ فیس سرکاری نہیں لگتی۔ افسوس ضعف طبیعت کے سبب کوئی کتاب نقل نہیں کر سکتا۔ خوشخطی سے یہاں کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ اللّٰہم متعنی بما انعمت علی وبارک لی فیما اعطیت۔ ناظرین اہلحدیث کو سلام علیکم۔

ع۱ اے سوئی ہوئی قوم (مسلمان) نیند سے بیدار ہو اپنی نجات کو اس سے پہلے سنوار کہ تیرے دشمن متفق ہو جاویں اور تو متفق نہ ہو۔

ع یہ تو صریح تاویل ہے اسلئے یعبر کہا ہے۔ (اڈیٹر) ع۲ بلند عزت بربادی سے نہیں بچ سکتی جب تک اس کے اردگرد خون نہ بہائے جائیں۔ ع۳ ترکی رعایا کے ذہن میں یہ بات جم رہی ہے کہ عزت کے ساتھ مرنا ذلت کی زندگی سے اچھا ہے۔

مذاکرہ علمیہ

علماء کرام سے (بغرض توضیح معلومات) چند سوالات

الف۔ مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کن صورتوں میں زکوٰۃ ادا اور ساقط الذمہ ہوگی اور کن صورتوں میں نہیں۔ جواب مفصل مدلل مع نقل عبارت وحوالہ کتب ارقام فرمایا جاوے۔

۱۔ زید اپنے مدیون بکر سے کہے کہ تیرے ذمہ کے قرض سے پانچ روپیہ مد زکوٰۃ میں شمار کر لیا۔

AsliAhleSunnet.com

اب تیرے ذمہ بجائے (مثلاً) پندرہ روپیہ کے دس روپیہ رہگئے۔

۲۔ زید اپنے مدیون بکر سے کہے کہ تو کسی بندوبست سے پانچ روپیہ قرض کے ادا کر پھر ہم تجھے دوسری مد سے پھر دیدینگے تو بکر نے کسی سے قرض وغیرہ لیکر زید کو پانچ روپیہ قرضہ کا ادا کیا۔ پھر زید نے وہی روپیہ یا دوسرا اوتنا ہی یا کم وبیش اوسی روز یا دوسرے روز بہ نیت زکوٰۃ بکر کو دیدیا۔

۳۔ زید اپنے مدیون بکر کو مد زکوٰۃ سے کچھ روپے دے بعدہٗ اوسی دن یا دوسرے روز بکر سے اپنے قرض کا مطالبہ کرے اور بکر وہی روپیہ اپنی طرف سے زید کو قرض میں دیدے۔

۴۔ زید اپنے مدیون بکر کو زکوٰۃ کا روپیہ دیکر کہے کہ آج ہی یا دوسرے روز یہی مقدار یا اس سے کم وبیش اپنی طرف سے مجھے قرض میں دیدینا تو بکر نے حسب الحکم زید کے عمل کیا یا زید خود جاکر مانگ لایا۔

۵۔ زید اپنے مدیون بکر سے کوئی کام اجرت مقررہ پر کرائے جس قدر اوسکا زر اجرت ہو اوس کو اوس کے ذمہ کے قرضہ میں محسوب کرتا جاوے اور جو کچھ یومیہ یا ہفتہ دار وغیرہ بکر کو نقد دیوے اوسے بہ نیت زکوٰۃ دیتا رہے۔

۶۔ علاوہ صورتہائے مذکورہ کوئی دوسری صورت بھی ایسی ہے کہ جس سے مزکی خود اپنی زکوٰۃ سے اپنے مدیون کا قرض ادا کر سکے۔

ب۔ احتکار (غلہ وغیرہ کا بایں نیت روکے رکھنا کہ بوقت گرانی نرخ فروخت کرونگا) حرام ہے مگر وہ منافع جو شے محتکر کے بیع سے حاصل ہوا ہے حلال ہے یا حرام۔ اگر حلال ہے تو فبہا والا اوس کے حرمت کی دلیل بتصریح ارشاد فرمائی جاوے۔ احتکار یعنے مذکورہ ایک فعل دیگر (حرام) ہے اور شے محتکر کا بوقت گرانی نرخ بیع کرنا ایک فعل دیگر (حلال) ہے فعل اول حرام کی حرمت منافع میں کیونکر اثر کریگی۔ اگر اثر کریگی تو شے محتکر میں بدرجہ اولے اثر کرنا چاہئے پس لازم آتا ہے کہ وہ غلہ وغیرہ جس میں بوقت ارزانی احتکار کی نیت کر لی گئی پھر اوسے فی الفور ارزانی ہی میں کھانا یا بیچنا یا اور کسی مصرف میں لانا بالکلیہ حرام ہو۔ اگر بیع کر بھی لیا تو یہ بیع اور اوس کی قیمت اور مشتری پر استعمال بیع یہ سب حرام ہو کیونکہ نیت احتکار کی جو حرام ہے متحقق ہو چکی اور اوسکی حرمت اصل مال میں سرایت کر گئی۔

ج۔ ربوٰ (بیاج لینا دینا) حرام ہے مگر وہ منافع جو سودی روپیہ لیکر تجارت کرنے سے حاصل ہوا ہے حلال ہے یا حرام۔ اگر حلال ہے تو خیر والا وجہ حرمت بہ تفصیل تحریر فرمائی جاوے۔ اس صورت میں بھی نفس دین لینا دینا ایک فعل حلال ہے اور بیاج لینا دینا یا اس کی شرط کرنا ایک فعل دیگر حرام ہے۔ تو فعل ثانی حرام کی حرمت ایک شے دیگر (یعنے منافع تجارت مندرجہ جیب) سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے کیونکر اثر کریگی۔ اگر اثر کریگی تو فعل اول حلال اور خاص راس المال میں بدرجہ اولے اثر کرنا چاہئے۔ پس لازم آتا ہے کہ نفس مداینت اور بعد شرط ربوٰ کے دائن کو صرف راس المال بھی لینا حرام ہو۔ اور مدیون کو بھی دین ادا کرنا حرام ہو اگرچہ دائن صرف راس المال ہی کا طلبگار ہو۔ اگر کوئی شخص ربوٰ کا معاملہ کرے اور سود کا جو روپیہ آوے اوسے علیحدہ رکھے اور اصل راس المال کو علیحدہ تو چاہئے کہ راس المال بھی حرام ہی ہو۔

علماء کرام ان مسائل ثلثہ کو اپنی خاص توجہ مبذول فرماکر بہت جلد حل فرمائینگے کیونکہ یہ مسائل کثیر الوقوع ہیں اور مسلمانوں کو ان کی عام طور سے ضرورت رہا کرتی ہے۔ حل کا منتظر ابو الفیض احمد اللہ امولوی مبارکپوری اعظمی +

مذاکرہ علمیہ کی بابت ایک اصلاح

(از مولوی محمد [illegible] سورتی)

بخدمت مولانا المحترم والفاضل المکرم ایدہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکے اخبار میں جو مضامین "مذاکرہ علمیہ" کے تحت میں لکھے جاتے ہیں اون کے متعلق ہر چند کہ اہل علم کو عام شکایت نہیں ہے مگر بھولے بھالے اہلحدیث وغیرہ اوس کو ایک حد تک ناپسند کرتے ہیں۔ اور چونکہ ان مضامین کا خاتمہ اور اختتام کی کوئی باقاعدہ صورت نہیں بلکہ سالہا سال تک ممتد ہوتے چلے جاتے ہیں یہ امر اور بھی ہر دانشمند کو پریشان کئے دیتا ہے چنانچہ بعض احباب نے مجھ سے کہا کہ ان مضامین سے طبیعت گھبراتی ہے۔ بلکہ بعض کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں بوجہ مالہٗ وعلیہ کے (بھلے برے) نہ سمجھنے کی وجہ سے تشویش پیدا ہوتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ان مضامین سے اتبک کوئی مسئلہ کے حل ہونیکی صورت نمودار نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے اسلئے کہ ہر ایک شخص اپنے قول کی تائید میں کچھ نہ کچھ رطب ویابس لاکر استدلال قائم رکھتا ہے کوئی قاعدہ ایسا نہیں نہ کوئی صحیح معیار قائم کیا گیا ہے جس سے کسی مضمون پر طبع اور نہ طبع ہونیکا حکم جاری ہو اور فیصلہ کا ظہور ہو۔ البتہ ایک بات بہت ہی پسند آئی کہ جن حضرات علماء وطلبہ نے مضامین بھیجے اون میں شخصیات کو دخل نہیں دیا لِلّٰہ درھم ومن بعد ادونھم (آفرین ہو اون کو اونہی کو یہ لائق ہے) – میرے نزدیک یہ بات بہت بہتر معلوم ہوتی ہے کہ ان متفرق مضامین کو اخبار اہلحدیث میں نہ لکھا جائے۔ بلکہ اس کے لئے اگر ضرورت سمجھی جائے تو باقاعدہ ایک رسالہ الجامعۃ المدینیہ یا کسی اور نام سے نامزد کر کے نکالا جائے جس میں مباحث علمیہ وغیرہ اردو میں نہایت صفائی اور عمدگی سے بیان کئے جائیں جسکی غایت اہل اسلام عموماً اور اہلحدیث کو خصوصاً آپ کے اختلاف سے اتفاق کی طرف لانا اور مسائل مختلف فیہا کو اتفاق سے بدل دینا ہو۔ اس کے لئے ہر شخص مجاز ہو کے اپنی رائے آزادی سے بیان کرے بشرطیکہ شخصیات کو دخل نہ دے۔ اور ایک میعاد مقررہ کے بعد سب مضامین کی جانچ ہو اور ہر ممکن ذریعہ سے کسی ایک فیصلہ پر سب متفق ہوں اور وہ ایک فیصلہ مع ادلہ ایک رسالہ میں شائع کیا جائے جس پر مواہیر علماء ثبت ہوں یہ جو رفتہ رفتہ ایک قانون کی صورت اختیار کریگا اور جس سے انشاء اللہ تمام یا اکثر اختلافات رفع ہو سکیں گے۔ اسکا مصدر اور مہتمم کانفرنس اہلحدیث ہو۔ اس میں کارروائی کانفرنس اور واعظین کی بھی درج ہو اور مناظرات کے لئے بھی کوئی حصہ رکھا جائے خاص اسلامی خبریں اگر ممکن ہو بعد تصحیح ضروری شائع کی جائیں جس سے ایک اعلیٰ رسالہ

AsliAhleSunnet.com

ہونے کی امید ہو سکے۔

الغرض ان مضامین کی گنجائش اہلحدیث میں نکالنا سراسر قومی فوائد کی ضروریات سے غافل ہونا اور ان پر پردہ ڈالنا ہے۔ اخبار اہلحدیث تمام علمی اختلافات چکانے کے لئے ہرگز نہیں ہے بلکہ اوس کے بہت سے اغراض و مقاصد میں یہ مقصود نہ داخل ہو سکتا ہے اور نہ تعلق ہی رکھتا ہے الا علی وجہ التاویل والتقریب لا یتم الا علی التنزیل وذلک بعید من داب المصلحین

اخبار اہلحدیث کے مقاصد ضروریہ ہیں اصلاح امور دنیاویہ و دینیہ اہلحدیث ہے یعنے امور تعلیم وغیرہ جس کے لئے آج تک اخبار نے نہ کوئی باقاعدہ مضامین دیئے نہ پر زور تقریریں۔ نہ ہا اثر اشتہار شائع کئے اس لئے بجائے مذاکرہ علمیہ کے اس کو تعلیم و تربیت کے مضامین لکھنا نہایت ضروری ہیں۔ نیز اگر کوئی سوال ہو اوسکا جواب لکھے محض خالص دینی رو یہ اختیار کرنا اخبار کا اور نیز اسکے مقاصد کا خون کرنا ہے۔ نہیں اس کے اعتبار کو ساقط کرنا ہے۔

اوڈیٹر۔ مذاکرہ کی بابت جو آپنے لکھا ہے یہ سب کچھ پہلے ہی سے زیر نظر ہے مگر مشکل یہ ہے کہ ایسے مذاکرات کے لئے فیصلے کی معقول صورت ذہن میں نہیں آتی مثلاً کوئی صاحب اہل علم حکم ہوں تو بعد سننے بیانات کے فیصلہ کریں۔ اول تو ایسا کون ہو۔ اوسکا انتخاب کون کرے ناظرین اخبار کو عام طور پر غلبہ حسن ظن ہو سکتا ہے تو اوڈیٹر سے ہوتا ہے مگر اڈیٹر خود اس مجلس مذاکرہ میں بجز ممبری حیثیت کے کوئی امتیازی حیثیت (فیصلہ وغیرہ کی) اپنے لئے پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ ایک تو من آنم کہ من دانم دوم وہ جانتا ہے کہ مذاکرہ علمیہ میں کسی کے فیصلہ کو ناطق ماننا گویا مذاکرہ کنندگان کو اون کے خیالات سے روک کر حکم صاحب کے خیال کا پابند کرنا ہے جس کا نام مذاکرہ کنندگان کی اصطلاح میں غالباً تقلید ہوگا جس کو وہ ہرگز ہرگز پسند نہ کرینگے۔ بعد فیصلہ بھی جن صاحبوں نے مذاکرہ میں حصہ نہ لیا ہوگا وہ اس سے اختلاف کرنے کے مجاز ہونگے۔ علاوہ ہر کو دستی غرض مذاکرہ کی غرض ہوگی وہ یہ ہے کہ ہر ایک اہل علم اپنے ذہن کو جولانی دے اور اس کی قسم میں یہ ایک بڑی غرض ہے کہ اہل علم مخالف بات سننے اور حوصلہ کرنے کے خوگیر ہوں تاکہ ان کی نسبت جو تنگ مزاجی اور زود رنجی کا الزام مشہور ہے کسی قدر رفع ہو سکے۔

آپ خود وسیع النظری سے کام لیں تو اس مذاکرہ کو اوس علمی مذاکرہ کی مثل قرار دیں جو امام ابوحنیفہ صاحب اور ان کے شاگردوں کا باہمی ہوا کرتا تھا باوجودیکہ امام صاحب سے بزرگ خود شریک مجلس ہوتے مگر فیصلہ ناطق دینے کا اون کو بھی اختیار نہ ہوتا جسکا نتیجہ آپ کتب فقہ میں ملاحظہ کرتے ہیں خلافاً لہ و خلافاً لہما اکثرت سے ملتا ہے کہ یہ مسئلہ امام صاحب کے مخالف ہی صاحبین کے خلاف ہے۔

بات یہ ہے کہ علمی مباحث عالم کے فہم پر مبنی ہوتے ہیں اور فہم میں نہ کوئی کسی دوسرے کا تابع ہے نہ کوئی (سوا نبی کے) اوس کو ہٹلانے کا حق رکھتا ہے۔ اخبار اہلحدیث میں مذاکرات علمیہ اسیلئے جاری کئے گئے ہیں کہ اہل علم کے لئے وسعت نظری کے باعث اور جولانی طبع کے موجب ہوں۔

رہی دوسری تجویز سو میرے خیال میں تو اس کی کوئی حاجت نہیں نہ اوسکے چلنے کی توقع ہے نہ میں اوس کا متحمل ہو سکتا ہوں اخبار اہلحدیث باوجود ایک پرانا اخبار ہونے اور اڈیٹر کی شہرت اور رسائی کے جن مشکلات سے چلتا ہے اون کو اس کے کارپرداز ہی جانتے ہیں ؎

کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

ایسی صورت میں کوئی دوسرا رسالہ نکالنا غالباً تجربہ کے برخلاف چلنا ہے۔

ناظرین کو شائد معلوم ہوگا کہ امرتسر غزنوی خاندان نے عرصہ کی بحث پیز کے بعد ایک اخبار اہل سنت والجماعت نامی جاری کرنے کا اشتہار دیا تھا بلکہ نمونہ کا پرچہ بھی بھیجا نتیجہ یہ ہوا کہ (بقول اونکے) ایک ہی پرچہ میں سو روپیہ کا نقصان کر کے بیٹھ گئے۔ مذہبی اخبارات اور رسائل کا چل جانا بہت مشکل ہے۔ الا ماشاء اللہ جہاں تک انسانی نظر کام کر سکتی ہے اہلحدیث آجتک اپنے موضوع میں برابر چلتا رہا ہے۔ کئی دفعہ اس میں تعلیمی مضامین نکلے آئندہ **نصاب عربی** پر بھی اس نے رائے دی۔ جس کو ہندوستان کے تعلیمی اخبار علیگڈھ گزٹ نے بھی پسند کیا۔ ندوۃ العلماء نے اوس پر عمل بھی شروع کر دیا۔ مسلم یونیورسٹی میں مذہبی تعلیم کے نصاب پر بھی اہلحدیث نے معقول بحث کر کے دکھایا ہے کیا شائد مولوی صاحب کی نظر سے وہ پرچے نہیں گزرے ہیں بہرحال اہلحدیث اپنے موضوع کے اندر ہر ایک مضمون کو شائع کرنے کے لئے ہر وقت طیار ہے۔

دعاء خیر

کل بروز جمعہ صدر بازار جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ جناب منشی فرزند علی صاحب (میر منشی) نے ایک پُر اثر تقریر کی جملہ حاضرین کو توجہ دلائی کہ سب بھائی اپنے ترک وطرب مہاجر بھائیوں کی مالی امداد کریں۔ اور خداوند کریم سے دعا مانگیں کہ خدا اون کو اپنے ارادوں میں کامیاب کرے اور منشی صاحب موصوف نے فراہمی چندہ کا انتظام اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور حاضرین جلسہ کو فرمایا بروز عید الفطر پیسے بھی چندہ میں شامل کریں۔ بعد تقریر ایک مضمون جو اخبار زمیندار روزانہ ۲۹ اگست کے صفحہ ۲ پر درج ہے۔ جس کی سرخی ہے "مسلمانان ہند کی غیرت قومی کا امتحان خدا اخرم لکھے میری عاشقی کی سوا اں امتحان وفا ہو رہا ہے" پڑھکر سنایا جس کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو گئے خدا منشی صاحب کو جزائے خیر دے اور سب بھائیوں کو توفیق دے کہ ایسے کاموں میں حصہ لیں فقط والسلام

الملتمس کمترین محمد اسحاق دہرواسہ وارد حال چکر وتہ ۔ ۶ ستمبر ۱۲ء

شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

صاحبان السلام علیکم عام مسلمان شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے واقف ہیں اور اکثر آدمی اون کے صاحب کشف اور کرامات ہونے کے بھی قائل ہیں مگر بہت لوگ ایسے بھی ہیں جو ان کے مذہب اور عقیدہ سے بالکل ناواقف ہیں بعض لوگ اون کو حنبلی کہتے ہیں حالانکہ وہ ہرگز ہرگز کسی کے مقلد نہیں ہیں۔ پس ہم شیخ صاحب موصوف کا مذہب اونکی کتاب غنیۃ اور فتوح الغیب سے اصل عبارت مع پتہ صفحہ مع ترجمہ نقل کر کے ظاہر

نصاب ثلاثہ، توریت، انجیل، زبور اور قرآن کا مقابلہ، قرآن شریف کی فضیلت کا ثبوت ... عصر

AsliAhleSunnet.com

کرتا ہوں تاکہ مخالف کو انکار کی گنجائش نہ ہو اور طالبان حق کی دل تشفی کا باعث ہو۔

(۱) دیکھو غنیہ مترجم اردو کے صفحہ ۱۱۹ میں جو لکھا:۔ والذی یؤمنہ بہ وینکر علی ضربین فکل ما وافق الکتاب والسنۃ والعقل فھو معروف وکل ما خالف فھو منکر۔ ترجمہ۔ فرمایا پیر صاحب نے۔ اور وہ جس چیز کا حکم کیا جاوے اور جس چیز سے منع کیا جاوے دو قسم پر ہے جو چیز موافق ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عقل سلیم کے وہ اچھی بات ہے اور جو چیز مخالف ہو بری بات ہے۔"

ازخاکسار۔ عبارت بالا سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ حضرت پیر صاحب کا مذہب قرآن مجید اور حدیث پر عمل کرنا تھا۔

(۲) اور دیکھو غنیہ مترجم اردو کے صفحہ ۱۲۰ میں جو لکھا:۔ ولا نخرج من الکتاب والسنۃ نقرا الآیۃ والخبر ونؤمن بھا ونکل الکیفیۃ فی الصفات الی علم اللہ عز وجل۔ ترجمہ۔ اور ہم کتاب اور سنت سے نہیں نکلتے ہم قرآن اور حدیث پڑھتے اور ایمان لاتے ہیں اوس کے ساتھ جو اون دونوں میں ہیں اور سپرد کرتے ہیں کیفیت صفات اللہ عز وجل کی طرف کو۔

ازخاکسار۔ عبارت بالا سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت پیر جیلانی کا مذہب قرآن و حدیث تھا۔

(۳) اور دیکھو غنیہ مترجم اردو کے صفحہ ۱۸۰ میں جو لکھا:۔ فعلی المؤمنین اتباع السنۃ والجماعۃ ما اتفق علیہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی خلافۃ الائمۃ الاربعۃ الخلفاء الراشدین المھدیین رحمۃ اللہ علیھم اجمعین ترجمہ۔ فرمایا پیر صاحب نے پس موحدین پر واجب ہے پیروی سنت کی اور جماعت کی پس سنت وہ طریقہ ہے جس پر چلے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور جماعت وہ چیز ہے جس پر اتفاق کیا حضرت رسول صلعم کے اصحاب نے خلافت میں چاروں اماموں خلیفوں راشدین مہدیین کے اون سب پر اللہ کی رحمت ہو۔"

ازخاکسار۔ عبارت بالا سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ پیر صاحب اصحاب اربعہ کے اتفاقیہ مسائل کے سوائے کسی اور کے مقلد نہ تھے۔

(۴) اور دیکھو غنیہ مترجم اردو کے صفحہ ۱۸۲ میں جو لکھا:۔ واعلم ان لاھل البدع علامات یعرفون بھا فعلامۃ اھل البدعۃ الوقیعۃ فی اھل الاثر۔ ترجمہ۔ فرمایا پیر صاحب نے۔ اور جان اے محقق بدعتیوں کی کچھ علامتیں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں پس اہل بدعت کی علامت غیبت کرنی ہے اہل حدیث کی۔ وعلامات الزنادقۃ تسمیتھم اھل الاثر بالحشویۃ ویریدون ابطال الآثار۔ ترجمہ اور زندیقوں کی علامت ہے انکا نام رکھنا اہل حدیث کا ساتھ حشویہ کے اور وہ چاہتے ہیں حدیثوں کا باطل کرنا۔ وعلامات القدریۃ تسمیتھم اھل الاثر مجبرۃ۔ ترجمہ۔ اور قدریہ کی علامت ہے اون کا نام رکھنا اہلحدیث کا مجبرہ۔ وعلامۃ الجھمیۃ تسمیتھم اھل السنۃ مشبھۃ۔ ترجمہ۔ اور علامت جہمیہ کی اونکا نام رکھنا اہلحدیث کا مشبہ۔" وعلامۃ الرافضۃ تسمیتھم اھل الاثر ناصبیۃ۔ ترجمہ۔ اور علامت رافضیوں کی ہے اونکا نام رکھنا اہلحدیث کا ناصبیہ۔" وکل ذلک عصبیۃ وغیاظ لاھل السنۃ ولا اسم لھم الا اسم واحد وھو اصحاب الحدیث واھل السنۃ۔ ترجمہ۔ اور یہ سب کچھ ایک تعصب اور غصہ ہے اہلحدیث سے اور نہیں ہے کوئی نام اونکا سوائے ایک ہی نام کے اور وہ نام ہے اہلحدیث اور اہلسنت۔"

ازخاکسار۔ عبارت بالا سے چند امور صاف ظاہر ہیں (۱) بدعتی ہمیشہ سے اہلحدیث کا گلہ کرتے اور دشمن ہوتے ہیں (۲) حدیثوں پر عمل کرنے والوں کے بعض فرقے کتنے ہی نام رکھتے چلے آئے ہیں بقول پیر صاحب اہلحدیث کو جس قدر لوگ نام رکھتے ہیں اوس کا سبب صرف تعصب اور دشمنی ہی ہوتا ہے ورنہ اونکا ایک ہی نام ہے یعنے اہلحدیث اور اہل سنت۔

(۵) اور دیکھو غنیہ مترجم اردو کے صفحہ ۱۹۳ میں جو لکھا۔ وتسمیھا الباطنیۃ حشویۃ لقولھا بالاخبار وتعلقھا بالآثار وما اسمھم الا اصحاب الحدیث واھل السنۃ۔ ترجمہ۔ اور نام رکھتے ہیں انکا فرقہ باطنیہ حشویہ واسطے قائل ہونے کے ساتھ حدیثوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل کرنے کے ساتھ آثار صحابہ کے اور اونکا کوئی نام نہیں ہے مگر اہلحدیث اور اہل سنت۔"

ازخاکسار۔ بقول پیر صاحب حدیثوں یعنے قول و فعل آنحضرت اور صحابہ آنحضرت پر عمل کرنے والے ہی اہلحدیث اور اہل سنت ہوتے ہیں۔

(۶) اور دیکھو غنیہ مترجم اردو کے صفحہ ۲۴۳ میں جو لکھا۔ باب فیما یجب علے المبتدی فی ھذہ الطریقۃ اولا وما یجب علیہ من الادب مع الشیخ فی تادیب المرید فالذی یجب علے المبتدی فی ھذہ الطریقۃ الاعتقاد الصحیح والذی ھو الاساس فیکون علی عقیدۃ السلف الصالح اھل السنۃ القدیمۃ سنۃ الانبیاء والمرسلین والصحابۃ والتابعین والاولیاء والصدیقین علے ما تقدم ذکرہ وشرحہ فی اثناء الکتاب فعلیہ بالتمسک بالکتاب والسنۃ والعمل بھما امرا ونھیا اصلا وفرعا فیجعلھما فی الطریق الواصل الی اللہ عز وجل

ترجمہ۔ فرمایا پیر صاحب نے۔ باب اس طریق یعنے مبتدی پر پہلے کیا واجب ہے اور کہ مرید شیخ کا کس طرح سے ادب کرے اور شیخ مرید کا کیسے۔ پس اس طریق کے شروع کرنے والے پر پہلے اعتقاد کا درست کرنا ہے جو بنیاد ہے واجب ہے وہ یہ کہ نبیوں اور رسولوں اور صحابہ اور تابعین اور ولیوں اور صدیقوں کے عقیدہ پر ہے جسکی تفصیل کتاب میں گذری۔ قرآن اور حدیث کے ساتھ تمسک کرے اور ان دونوں کے اوامر اور نواہی پر اور اصول اور فروع پر عمل کرے ان دونوں کو راہ خدا پر پہنچنے کے لئے دو بازو سمجھے۔"

ازخاکسار۔ اس عبارت بالا سے صاف ظاہر ہے کہ پیر صاحب کا ہر قول و فعل مطابق قرآن و احادیث کے ہوتا ہوگا کیونکہ وہ خود فرماتے ہیں کہ قرآن اور احادیث کے مطابق عمل کرنے والا خداوند تعالے سے واصل ہو جاتا ہے جیسے کہ صاف لکھا ہے فیجعلھما فی الطریق الواصل الی اللہ عز وجل پس ثابت ہو گیا کہ پیر صاحب مقلد نہ تھے۔

(۷) اور دیکھو غنیہ میں فرماتے ہیں جو لکھا اعاذنا اللہ

وایاکم من شر ہذہ المذاہب واہلہا اماتنا علی الاسلام والسنۃ فی فرقۃ الناجیۃ برحمتہ

ترجمہ۔ پیر صاحب فرماتے ہیں۔ پناہ دیوے ہم کو اور تمکو اللہ ان مذہبوں اور ان کے اہلوں کی برائی سے اور مارے ہم کو خدا اسلام اور حدیث پر فرقہ نجات پانے والے میں ساتھ رحمت اپنی کے۔

ازخاکسار۔ عبارت بالا سے بھی صاف صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ حضرت پیر صاحب مقلد نہ تھے بلکہ اہلحدیث تھے۔

(۸) اور دیکھو فتوح الغیب کے مقالہ ۳۱ میں ہو رہا۔ اذا وجدت فی قلبک بغض شخص او حبہ فاعرض اعمالہ علی الکتاب والسنۃ فان کان فیہا مبغوضۃ فابشر بموافقتک للہ ورسولہ وان کانت اعمالہ فیہا محبوبۃ وانت تبغضہ فاعلم انک صاحب الھوا تبغضہ بھواک ظالم لہ ببغضک ایاہ وعاص اللہ عزوجل ورسولہ مخالف لہما فتب الی اللہ من بغضک۔ ترجمہ۔ فرمایا پیر صاحب نے۔ جب تو اپنے دل میں کسی شخص کی دشمنی یا محبت پاوے تو اُسکے عمل کو قرآن اور حدیث پر پیش کر اگر اوس کے کام قرآن اور حدیث کے مخالف ہیں تو اللہ اور اوس کے رسول کے موافق سے خوش ہو اس شخص کی دشمنی میں اگر اوس شخص کے کام قرآن اور حدیث کے موافق ہیں اور اوس شخص کو بُرا جانتا ہے اور اُس کے ساتھ دشمنی کرتا ہے تو جان کہ تو اپنی خواہش کا پیرو ہے کہ تو اپنی خواہش سے اوس کو بُرا جانتا ہے اور تو اوس کے ساتھ دشمنی کرنے میں ظالم ہے اور اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے اور ان دونوں کا مخالف۔ پھر توبہ کر اُس کے برا جاننے سے۔

ازخاکسار۔ عبارت بالا سے چند امور صاف ظاہر ہیں (۱) عامل قرآن وحدیث کے ساتھ جو دشمنی رکھے وہ خدا اور اوس کے رسول کا بھی دشمن اور جو شخص عامل قرآن اور حدیث کے ساتھ دوستی رکھے وہ خدا اور اوس کے رسول کا بھی دوست (۲) جو شخص جان بوجھ کر عامل قرآن وحدیث سے دشمنی رکھے بقول حضرت پیر صاحب وہ شخص ظالم ہے اور خدا اور اس کے رسول کا بھی نافرمان ہے اور مخالف ہے اُس کو جلد توبہ کرنا چاہیئے (۳) پس ثابت ہو گیا کہ پیر صاحب مقلد نہ تھے۔

(۹) اور دیکھو فتوح الغیب کے مقالہ ۳۶ میں ہو رہا۔ واجعل الکتاب والسنۃ امامک وانظر فیہما بتامل وتدبر واعمل بہما ولا تغتر بالقال والقیل والھوس۔ ترجمہ۔ فرمایا پیر صاحب نے۔ اور بنا قرآن اور حدیث کو اپنا امام اور قرآن اور احادیث میں غور سے نظر کیا کر اور اون دونوں پر عمل کر اور لوگوں کی گفتگو اور ہوس پر فریفتہ نہ ہو۔

ازخاکسار۔ عبارت بالا سے چند امور صاف صاف ظاہر ہیں (۱) حضرت پیر صاحب ہرگز ہرگز مقلد نہ تھے ورنہ ایسا ہرگز حکم نہ کرتے کہ قرآن اور حدیث کو اپنا امام بنا اور اون میں غور سے نظر کیا کرو (۲) بموجب کہنے پیر صاحب طالبان حق اور مریدان پیر صاحب کو اپنا امام قرآن اور حدیث مقرر کرنا چاہیئے

فقط الراقم اللہ دتا سربراہ چک ۳۱

کیفیت وجد فی القرآن مروجہ فی ہذا الزمان

قال اللہ وتعالیٰ فی کتاب المجید اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتَابًا مُّتَشَابِہًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّہُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُہُمْ وَقُلُوْبُہُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ہُدَی اللّٰہِ یَہْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ہَادٍ

(پارہ تیئیسواں سورۃ زمر) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس یا قرآن مجید میں فرمایا۔ اللہ نے بہت ہی اچھا کلام یعنی کتاب اتاری جس کی باتیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں اور ایک ہی بات سمجھانے کے لئے بار بار دہرائی گئی ہیں اس کتاب کی تاثیر تو یہ ہے کہ جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اسکے سننے سے اون کے بدن کانپ اُٹھتے ہیں پھر اون کے جسم اور دل نرم ہو کر یاد الٰہی کی طرف راغب ہوتے ہیں یہ قرآن ہدایت الٰہی ہے جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعہ سے دین کا سیدھا رستہ دکھا دیتا ہے اور جس کو خدا گمراہ کرے تو پھر کوئی بھی اوس کو ہدایت دینے والا نہیں

تو آیت مذکورہ میں اللہ عزوجل نے اس کتاب کا ایک بڑا معجزہ ذکر فرمایا کہ قرآن مجید میں منجملہ اوصاف کے ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کلام الٰہی کے پڑھنے سننے سے اولیاء اللہ کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور آنکھوں سے آنسو بہنے شروع ہو جاتے ہیں اور ان کے قلوب اللہ سبحانہ وتعالےٰ کے ذکر سے اطمینان پکڑتے ہیں اور ان کو راحت قلبی حاصل ہوتی ہے۔ اصل بات تو یہ کہ ذکر الٰہی امراض روحانیہ کے لئے بمنزلہ اکسیر کے ہے کہ جس سے گناہ ہباءً منثوراً ہو جاتے ہیں چنانچہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا ارشاد ہے اذا اقشعر جلد العبد من خشیۃ اللہ تعالیٰ تحاتت عنہ ذنوبہ کما یتحات عن الشجر الیابسۃ ورقہا (تفسیر جامع البیان تحت آیت جلود الذین الخ) یعنے جس وقت بندے کا چمڑا خشیت الٰہی سے کانپتا ہے تو اللہ عزوجل اوس کی خشیت سے اوس کے گناہ مٹا دیتا ہے جیسے سوکھے ہوئے درختوں سے پتے گرتے ہیں۔ کیا شان ایزدی ہے کہ جو شخص بتوجہ قلبی اسکے دربار میں اخلاص سے سرنگوں ہوتا ہے تو وہ ارحم الراحمین محض اپنے فضل وکرم سے اس کے گناہوں پر پانی پھیر دیتا ہے۔ فاضل شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہی عمدہ اس مضمون کو ذکر کیا ہے ؎

دگر خشم گیرد بجو دار زشت
چو باز آمدی ماجرا در نوشت

مگر مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحتاً بیان کیا ہے کہ ؎

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگاہ ما درگاہ نا امیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

ذکر الٰہی یا جس کو صوفیائے کرام کی اصطلاح میں وجد سے تعبیر کرنا چاہیئے۔ ایک مستحسن امر ہے مگر جس کیفیت سے شریعت نے اجازت دی ہے۔ وہ یہی ہے کہ خوف الٰہی سے رونگٹوں کا کھڑا ہو جانا اور رقت قلبی کا پیدا ہونا اور بے اختیار رونا نہ یہ کہ بیلا نیل

ضمیمہ — نمبر [illegible] مطابق ۶ شعبان [illegible]

AsliAhleSunnet.com

کی طرح کود بیٹھک کرنا اور اوچھلنا کودنا بے فائدہ حلق کو پھاڑنا اور ادہر اودہر ہا ہو کرتے ہوئے دوڑنا۔ اور کپڑے پھاڑنا اور سینہ اور رانوں کو پیٹنا اور سر زمین کے ساتھ ٹکرانا (العیاذ باللہ) افسوس بعض صوفیائے جہال نے لعنۃً مغنطہ وجد پر جو طبع سازی کی ہے وہ بیان سے باہر ہے جس کا ثبوت نہ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عہد سعید میں پایا جاتا ہے اور نہ تابعین اور تبع تابعین میں۔ الغرض خیر القرون اس امر کے شاہد نہیں ہیں۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے کسی پر یہ حالت دیکھی تو اونہوں نے اسے فعل شیطانی سے تعبیر کیا جیسا خاکسار بالتفصیل ذرا آگے چلکر بیان کریگا۔ قرآن مجید تو اس امر کا مدعی ہے کہ جو مجھے دلی توجہ سے پڑھیگا اور پھر پڑھکر کما حقہٗ معانی پر غور کریگا تو اوس کے لئے وجد کا ہوجانا بعید از عقل نہیں مگر یہاں وجد کے معنے وہ ہیں جو خود کتاب اللہ نے سکھائے ہیں اور اون کی علامات ظاہر کی ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا آیت میں ہے کہ تَقْشَعِرُّ جُلُوْدُ اور تَفِيْضُ اَعْيُنُهُمْ بھی آیا ہے۔ اب ہم ان لوگوں سے روئے خطاب کرتے ہیں کہ جو ان علامات سے کوسوں دور ہیں۔ اور یونہی بناوٹی اور تصنع سے ہا ہو کرنے لگ جاتے ہیں جو کہ درحقیقت اون کے قلوب میں ذرہ بھر بھی اثر نہیں ہوتا۔ کلام الٰہی کے معانی و مطالب کو سمجھنا تو درکنار۔ سادہ بھی نہیں پڑھ سکتے بلکہ نام نہاد اور نہایت ہی مبالغہ آمیز لغو کو رلڑکوں بے ریش سے سنکر بیل لا یعقل کی طرح سر کو ہلانا شروع کر دیتے ہیں اور طرہ یہ کہ بعض اشعار جو فارسی یا ذو معنی ہوں ایک لفظ تک نہیں سمجھتے اور پھر اچھلنے کودنے لگ جاتے ہیں اور عوام کالانعام دوسروں کے دیکھا دیکھی خود بھی تیلی کے بیل کی طرح ادہر اودہر ہلانا شروع کر دیتے ہیں۔ زیادہ تعجب یہ ہے کہ جو لوگ خواندہ ہوتے ہیں اور ان اشعار کے مفہوم کو بھی سمجھ سکتے ہیں ان کو پیر صاحب کی برکت سے کچھ بھی نہیں ہوتا" این ہم بوالعجبی است" چنانچہ خاکسار نے بذات خود ایسے لوگوں کی مجلس دیکھی واللہ جہال کو ایسے ہی کرتے پایا۔ جو کہ پیر صاحب کی بات بات پر نعرہ زنی کرتے اور اس بات کو باعث ثواب سمجھتے۔ یہاں تک اگر پیر صاحب کا قصیدہ مدحیہ جو کہ سراسر کفر و ضلالت سے لبریز ہوتا ہے سنتے ہی ہا ہو اور ہا سے چھت کو سر پر اوٹھا لینے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑتے۔

یہاں تک دیکھا گیا ہے کہ نماز میں امام نے تکبیر تحریمہ کہی تو یہ لوگ اوسی وقت حبس نفس کر کے خراٹے لگاتے ہیں بس پھر باقی نمازیوں کیلئے شامت نہ نماز پڑھنے کا حظ آتا ہے اور نہ ہی بباعث ہا وہو کے شور وغل سے نماز میں دل لگتا ہے نماز کی کچھ پرواہ ہی نہیں پیر کے حکم کو گویا حکم ربانی سے ترجیح دیتے ہیں۔ ان جہال کی حالت ناگفتہ بہ کہاں تک ذکر کی جاوے باعث دل آزاری ہے اللّٰھم ثبتنا اھدنا الصراط المستقیم۔ آمین ثم آمین۔ ان کی حالت ذکر کرنے سے یہ مطلب ہے کہ کیا شرع محمدی ایسے فعل کی حکم کرتی ہے حاشا و کلا۔

کیا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے ہمیں یہ سبق سکھایا۔ ہرگز نہیں! کیا یہ لوگ صحابہ رضہ سے بڑھکر عاشق رسول ہیں۔ حالانکہ صحابہ کرام (چہ نسبت خاک را با عالم پاک) ہم سے بدرجہا بڑھکر خدا تعالےٰ سے ڈرنے والے تھے اور اون کے قلوب بھی نہایت مصفا تھے مگر پھر بھی یہ حضرات وجد میں علاوہ تضرع وزاری کے کچھ نہ کیا کرتے تھے ہاں البتہ یہ کہ بعض اعرابی لوگوں کو ایسی حالت ہو جایا کرتی تھی لیکن آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حالت کو بنظر حقارت دیکھا اور منع فرمایا جیسا کہ حدیث ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حدثنا ثابت عن انس انہ قال وعظ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوما فاذا رجل قد صعق فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من ذا الملبس علینا دیننا ان کان صادقا فقد شھر نفسہ وان کان کاذبا محقہ اللہ۔ یعنے ثابت رضہ نے ہم کو انس رضہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز وعظ فرما رہے تھے کہ یکایک ایک آدمی غش کھا کر گر پڑا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے جو ہمارے دین کو مشتبہ کرتا ہے اگر صادق ہے تو اپنے آپ کو شہرت دی اور اگر کاذب ہے تو خدا اس کو غارت کرے۔" اس حدیث کو شیخ امام جمال الدین ابن جوزی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب تلبیس ابلیس صفحہ ۳۶۵ میں ذکر کیا ہے۔ مذکورہ حدیث سے اظہر من الشمس ہے کہ اگر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو یہ حالت کسی پر وارد ہوئی ہے تو آپ نے بڑے زجر و توبیخ سے ہی منع نہیں فرمایا بلکہ جھوٹے کیلئے بد دعا بھی کی۔ آپ نے اس کو ریا پر محمول کیا جو کہ درحقیقت ہماری شریعت مطہرہ میں ایک ناجائز امر ہے۔ سید العرب والعجم کی مجلس مبارک میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر آپ کے جادو بیان وعظ سے ایسا اثر ہوتا کہ بے اختیار اون کی آنکھوں سے گرنے شروع ہو جاتے مگر یہ حالت جو کہ بعض نام نہاد صوفیا نے اپنی لاعلمی اور جہل مرکب سے رواج دے رکھا ہے یہ سراسر بدعت ہے۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر حالت وجد شرعی طاری ہوتی مگر وہ نہ تو کپڑے پھاڑتے اور نہ ہی پیٹتے چنانچہ حضرت انس سے مروی ہے کہ لقد ایتنا وقد وعظنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذات یوم حتی سمعت للقوم ضجیجا حین اخذ تھم الموعظۃ وما سقط منھم احد۔ یعنے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے دیکھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہمیں وعظ سنایا یہاں تک کہ میں نے لوگوں کے رونے کی آواز سنی جس وقت کہ وعظ نے اون پر اثر کیا اور ان میں سے کوئی گرا نہیں۔ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث عرباض بن ساریہ کی ہے کہ وعظنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم موعظۃ ذرفت منھا العیون ووجلت منھا القلوب۔ الحدیث یعنے ہم کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بار وعظ سنایا جس سے دل خوف کھا گئے اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے اس حدیث سے بھی یہی معلوم ہوا کہ صحابہ رضہ کا وجد یہی تھا خشیت قلبی اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو

AsliAhleSunnet.com

جاری ہو جاتا۔ اور ہم اسی کو ہی مستحسن درحقیقت وجد بھی اسی کا ہی نام ہے جس کا ہم انکار کرتے ہیں وہ ہے جو کہ فی زماننا بعض جہال صوفیا کا اختراع کردہ ہے۔ یہ لوگ محض طمع سازی کرتے ہیں اور اپنے دعوے میں کاذب ہیں۔ اور اگر یہ لوگ بزعم خود سچے ہیں تو ہم ایک تجویز پیش کرتے ہیں ان پر کاربند ہو کر یہی اپنی سچائی کا نمونہ دکھائیں تب ہم سمجھیں کہ یہ سچے ہیں۔ وہ یہ کہ یقعد احدھم علے جدار ثم یقرأ علیہ القرآن من اولہ الی آخرہ فان وقع فھو صادق یعنے ان وجد کرنے والوں میں سے کسی ایک کو دیوار یعنی منڈیر پر بٹھا کر قرآن مجید سنایا جائے اگر ان کو وہاں بھی وجد آجاوے تو ہم سمجھیں گے کہ وہ سچے ہیں۔ کیا ہی فیصلہ کن امر ہے مگر یہ کہاں؟ اون کو معلوم ہے کہ ہماری قلعی کھل جائیگی اور صریح جھوٹا ثابت ہو جائیگا کہ وہ کیوں اس دنیائے ناپائدار کا پیچھا نہیں چھوڑتے اور کیوں عوام الناس کو اپنے دام تزویر میں لاتے ہیں۔ اللہ اور رسول کے احکام صاف صاف کیوں نہیں بتلاتے۔ اور خود کیوں نہیں عامل بنتے۔ افسوس صد افسوس زیادہ تر افسوس اون لوگوں پر ہے کہ باوجود جاننے اور سمجھنے کے پھر کتمانِ حق کرتے ہیں۔ اور شیطان الخرس کا خطاب حاصل کرتے ہیں اور بلغوا عنی ولو آیۃ کے مفہوم کو فراموش کئے ہوئے ہیں۔[عہ] اللھم وفقنا لتبلیغ الاحکام۔ جیسا کہ خاکسار نے ذکر کیا ہے کہ اگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سامنے یہ حالت (جو کہ فی زماننا مروج ہے) گذرتی تو آپ فعل شیطانی سمجھتے اور خوارج کے فعل سے تشبیہ دیتے چنانچہ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ تلبیس ابلیس میں تحریر فرماتے ہیں قیل لانس بن مالک ان ناسًا اذا قرئ علیھم القرآن لیصعقون فقال ذلک فعل الخوارج یعنے انس بن مالک سے کسی نے کہا کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ جب ان کے سامنے قرآن شروع پڑھا جاتا ہے تو بیہوش ہو کر گر پڑتے ہیں۔ آپنے فرمایا یہ تو خوارج کا فعل ہے (العیاذ باللہ)

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر قال جئت الی ابی فقال این کنت فقلت وجدت اقوامًا ما وجدت خیرًا منھم یذکرون اللہ عز وجل فیرعد احدھم حتی یغشی علیہ من خشیۃ اللہ فقعدت معھم فقال لا تقعد معھم بعدھا فرآنی کانہ لم یاخذ ذلک فیّ فقال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یتلو القرآن ورأیت ابابکر وعمر یتلون القرآن فلا یصیبھم ھذا افتراھم اخشع للہ تعالیٰ من ابی بکر وعمر فرائیت ان ذلک کذالک فترکتھم فقال یا بنی بل قال تفیض اعینھم من الدمع وقال تقشعر جلودھم۔

یعنے عامر بن زبیر نے کہا کہ میں اپنے باپ کے پاس آیا انہوں نے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو میں نے جواب دیا کہ ایسے لوگوں کو میں نے دیکھا کہ ان سے بہتر کسی کو نہیں پایا وہ اللہ تعالے کا ذکر کرتے تھے ہر ایک ان میں سے کانپتا تھا یہاں تک کہ اوس کو خدا کے خوف سے غش آجاتا تھا میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا میرے باپ نے فرمایا کہ اب تو نے اون کے ساتھ کبھی بھی نہ بیٹھنا جب اونہوں نے مجھ پر اس بات کا کچھ اثر نہ دیکھا تو فرمانے لگے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید پڑھتے دیکھا اور ایسا ہی حضرت ابوبکر و عمر کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے دیکھا ان پر یہ کیفیت طاری نہ ہوتی تھی کیا؟ یہ لوگ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ خوفِ خدا رکھتے ہیں۔ میں نے یقینًا سمجھ لیا کہ یہی ٹھیک ہے اور ان لوگوں کی مجلس کو میں نے چھوڑ دیا پھر والد صاحب نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا کہ بیٹا خداوند تعالے تو یوں فرماتا ہے کہ تَفِيضُ أَعْيُنُهُمْ مِنَ الدَّمْعِ یعنے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور فرمایا ہے تَقْشَعِرُّ جُلُودُهُمْ یعنے ان کے جسموں پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں حاصل مطلب اس حدیث سے یہ ہوا کہ صادق وجد کی کیفیت وہی ہے جسکا فیصلہ خود کتاب مبین کرتی ہے۔

اس مضمون کی تائید میں ایک اور حدیث مروی ہے جو کہ علامہ مفسر جامع البیان نے تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ کے تحت میں حدیث حاشیہ پر درج کی ہے اور شیخ محدث امام جمال الدین ابن جوزی نے بھی اس مضمون کی حدیث کو تلبیس ابلیس صفحہ ۳۲۶ میں ذکر کیا ہے چنانچہ محشی جامع البیان نے لکھا ہے کہ واخرج سعید بن منصور وابن المنذر وابن مردویہ وابن عساکر عن عبد اللہ بن عروۃ بن الزبیر قال قلت لجدتی اسماء کیف کان یصنع اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قرؤا القرآن قالت کانوا کما نعتھم اللہ تدمع اعینھم وتقشعر جلودھم قلت فان ناسًا ھھنا اذا سمعوا ذلک تاخذھم علیہ غشیۃ قالت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

یعنے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنی دادی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حالت قرآن مجید پڑھتے وقت کیا ہوتی تھی۔ انہوں نے فرمایا جس طرح قرآن مجید میں وارد ہے کہ تدمع اعینھم وتقشعر جلودھم یعنے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جایا کرتے تھے اور بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا یہاں تو لوگوں کی یہ حالت ہے کہ قرآن مجید سننے سے غش میں آجاتے ہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے تعوذ کہا۔ گویا اس بات سے نفرت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ایسی باتوں سے مبرا اور منزہ تھے۔ وہ ریا کو بمنزلہ قاتل سمجھتے تھے۔ پس مندرجہ بالا تحریر سے ظاہر ہو گیا کہ بیہودہ وجد جو کہ فی زماننا بعض جہال صوفیائے کا اختراع شدہ ہے بدعت ہے اور بدعت سے ہر مومن کو پرہیز کرنی چاہئے

اللھم ثبتنا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ آمین۔ وما علینا الا البلاغ

احقر العباد الی اللہ ابو الاکرام محمد عبید اللہ عفاہ اللہ

مدرس اسلامیہ سکول ٹکسالی لاہور۔

نوٹس

ہم اون کاروباری وعید کے پورا کرنے یا ان معاملات کے جو محمد الدین نے نہیں کئے ذمہ دار نہ ہونگے نہ ہی ہم کسی اس رقم کے ذمہ دار ہونگے جو ہماری شاخ منفصل یا قصبہ میں ہماری کسی ایسے ملازم کو دیجاویگی جو ہمیں ادا کرنے کے قابل ہوگا یا جس کی رسید پر محمد الدین کے دستخط ہونگے

ایچ عبد الکریم محمد الدین ۵۵

کورو ٹولہ کلکتہ۔

[عہ] آپ بھی تو قولا لہ قولا لینا کا حکم بھولے ہوئے ہیں۔ خیر آئندہ خیال رہے (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

سوامی دیانند اور عالمگیر اورنگ زیب

رحمۃ اللہ علیہ نمبر (۱)

مرحوم شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر سے جس قدر زمانہ حال کے ہندو ناراض ہیں اس کی کوئی انتہا ہی نہیں۔ وہ ہمیشہ مرحوم شاہ کو کوسکر اور برا ہی برا کہنے سے خوش ہوتے ہیں۔ اور صاف لکھتے ہیں کہ:۔

"جس کی کشتی ظلم اور جہالت کے سیلاب سے ٹکرا کر بربادی کے اتھاہ سمندر میں غرق ہوگئی ناظرین پوچھیں گے کہ وہ کون تھا؟ وہ تھا محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر اور وہی آج ہمارے قلم کا تختہ مشق ہے۔ اس شخص کو ہم ہمیشہ برے لفظوں سے یاد کرتے ہیں بھلا جس نے ہم پر بے شمار ظلم کئے **ہمارے دہرم کو نشٹ کرنا چاہا** ہم پر جزیئے لگائے اگر ہم اوسے برے لفظوں سے یاد کرتے ہیں تو اس میں حیرت کیا ہے؟ (ہندوستان ۲ ستمبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۵ کالم ۱)"

اہلحدیث۔ اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ پر جس قدر مندرجہ بالا الفاظ میں زہر اگلا گیا ہے۔ اوس کی وجہ مختصر الفاظ میں یہ بیان ہوسکتی ہے کہ مرحوم شہنشاہ عالمگیر نے ہندوؤں پر ظلم کیا کہ ان پر جزیئے (ٹیکس) لگائے اور اون کے دہرم کو نشٹ کیا۔ جزیہ لگانا تو کوئی ظلم نہیں کیونکہ وہ مذہبی ٹیکس نہیں ہوتا وہ تو ایک فوجی ٹیکس ہوتا تھا جو غیر مسلم اقوام سے لیا جاتا تھا لیکن اگر وہ فوجی خدمت دے سکیں تو جزیہ اُن سے نہیں لیا جاتا چنانچہ آج بھی ترکوں نے اُن غیر اسلامی اقوام سے جنہوں نے فوجی خدمت قبول کرلی ہے جزیہ موقوف کردیا ہے جزیہ کو ظلم کہنا اپنی عقل پر لوگوں کو ہنسی کا موقع دینا ہے۔ باقی رہی ہندو دہرم کو نشٹ کرنے کی شکایت۔ سو نشٹ کرنے کی تفصیل تو ہندو بھائی ہی یوں بیان کیا کرتے ہیں:۔

"جس بات کیلئے اورنگ زیب کا نام خاص طور پر مشہور ہے یا زیادہ صحیح الفاظ میں یوں کہنا چاہئے کہ بدنام ہے وہ اس کا ہندو جاتی پر بے انتہا ظلم وستم ہے اسکے جابرانہ حکم کے بموجب بنارس میں وشونات اور بندو مادہو کے مندر توڑ دیئے گئے اور ان مندروں کی جگہ مسجدیں تعمیر کیگئیں۔ تانبہ۔ پیتل کی جو مورتیاں اور پتھر وغیرہ جو مندروں سے لائے جاتے تھے سب مسجدوں کی سیڑھیوں کے نیچے روندنے کے لئے ڈال دیئے جاتے تھے اس سے زیادہ دل آزاری کی بات ہندو جاتی کے لئے کیا ہوسکتی تھی؟ (ہندوستان مذکور صفحہ ۷ کالم ۲)"

اہلحدیث۔ مندروں کو گرانے اور اُن کی بے حرمتی کرنے کے جس قدر واقعات اورنگ زیب مرحوم سے منسوب کئے جاتے ہیں۔ گو ہمارے پاس اونکو صحیح سمجھنے یا اون کی تصدیق کرنے کے لئے کوئی شہادت نہیں ہے۔ تاہم ہم ان واقعات کو فرضاً تھوڑے عرصہ کیلئے صحیح تسلیم بھی کرلیں۔ تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہندوؤں کا دہرم ہے پتھروں۔ تانبہ اور پیتل وغیرہ کی مورتیوں کو پوجنا جسے اورنگ زیب نے بقول ہندوستان توڑ پھوڑ کر ہندوؤں کی حد درجہ کی دل آزاری کی اور اُن پر یہ ظلم کرکے اون کو مظلوم اور خود کو ظالم بنایا۔

اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلہ پر ہم ایک ایسے شخص کو اس وقت لانا چاہتے ہیں جو ہندو قوم میں عموماً اور آریوں میں خصوصاً نہایت ہی قابل احترام اور لائق اکرام مانا گیا ہے وہ کون تھا؟ وہ تھا سوامی دیانند اب دیکھیں کہ سوامی دیانند اور اوس کے پیروؤں نے ہندوؤں کی بت پرستی کو باوجود سلطنت سے بے اختیار ہونے کے کس قدر صدمہ پہنچایا ہے اور اون کے بزرگوں۔ اوتاروں کو کیا کچھ برا بھلا کہا ہے۔ آریوں کے مشہور رسالے آریہ مسافر جالندہر میں آجکل ایک سلسلہ وار مضمون نکل رہا ہے جس کا عنوان ہے "**بت پرستی کے گڑھ بنارس شہر پر بال برہمچاری دیانند کے چھ حملے اور بے نظیر فتحیابی**" کیا ایسے مضامین سے ہندوؤں کی دل آزاری اور اون کے مذہب مورتی پوجا کی توہین نہیں ہوتی؟ کیا سوامی دیانند کی بنارس کے مندروں پر چڑہائی کرنے سے ہندو قوم پر جابرانہ ظلم وستم نہیں ہوتا؟ سوامی جی نے بت پرست ہندوؤں اور اون کے پروہتوں کی جس قدر دل آزاری کی اور اون کی آمدنی کا سلسلہ بند کرکے اُن کو بھوکوں مارا یہ (بقول آپکے) ظلم وستم نہیں تو اور کیا تھا؟ بنارس میں جتنی دیر سوامی جی کا قیام رہا اوس میں اونہوں نے رات دن مورتی پوجن کا کھنڈن کیا۔ آپ کی سوانح عمری میں صاف لکھا ہے کہ

"جب جنوری ۱۸۷۰ء میں آپ الہ آباد گئے تو درگا کنڈ کے۔ آنند باغ مہاراجہ بیٹھی میں مقیم رہے جو سڑک کر درگا کے مندر کو جاتی ہے اوس کے عین راستہ میں سوامی جی نے ۴ ماہ مورتی پوجا کا کھنڈن کیا جو لوگ درگا کے درشن کے واسطے جاتے راستہ ہی میں سوامی جی کے پاس رک جاتے اور اون کا اپدیش سنتے تو آگے جانے کی شردہا ہی نہ رہتی۔ مورتی پوجا سے متنفر ہوکر واپس اپنے گھر کو چلے جاتے۔ ایسا ہوتے ہوتے مندر کی آمدنی میں بہت دھکا لگا اور پجاریوں کے پیٹ میں چوہے دوڑنے لگے ایک دن وہ صلاح کرکے سوامی جی کے پاس آئے۔ سوامی جی نے پوچھا کہ تم لوگ کیسے آئے۔ سب حال عرض کیا کہ مہاراج اب ہمارے ہاں بھنگ بھجنے لگی۔ اب کرپا کرکے آپ انوگرہ کسی اور جگہ کریں تو ہماری اجیوکا بنی رہے سوامی جی نے یہ سنکر کچھ اثر نہ دیا اور دل میں مسکرائے کہ تم ابھی سے گھبراتے اور چلاتے ہو جب تک **مورتی پوجا کو جڑہ پیڑ سے** نہ اکھاڑلوں تب تک شانتی نہیں آئیگی۔ پھر بنارس کا شاستر ارتھ چھپوایا اور مورتی پوجا کے ہر روز کھنڈن سے پنڈتوں کے دانت اچھی طرح کھٹے کئے۔" (صفحہ ۱۷۸)

غرض سوامی جی کی اس نئی تحریک کا اصل مقصود یہی بت پرستی اور مورتی پوجا کو مٹانا تھا اور ایسا ہی کیا جس سے بیچارے ہندوؤں پر بڑا ظلم ہوا اون کے بتخانے بے رونق ہوگئے اُن کی جگہ سماجوں نے لے لی۔ یہ ہندو قوم پر بے حد ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟ اون کے دل اس ستم سے چھلنی ہوگئے پھر سوامی جی کے نقش قدم پر لوگ ان کے پیرو چلے چنانچہ ان میں سے بعض کے ناگوار رویہ کی نسبت ہندوؤں کے مشہور اخبارات یوں چلا چکے ہیں:۔

"یہ مسلمہ واقعہ ہے کہ لیکھرام اپنی بدزبانی اور فحش

سوامی دیانند کا علم و عقل۔ آریوں کا ...

AsliAhleSunnet.com

زبانی کے لئے مشہور تھا اور عام اہل ہنود کے خلاف وہ ایسی مغلظات کا استعمال کرتا تھا کہ ہندؤں کو ماں کی صورت اور اوس کے نام سے نفرت تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اوسے کھانا پینا بھی ہضم نہیں ہوتا تھا جبتک وہ ہندؤں کے دیوتاؤں اوتاروں، بزرگوں اور قابل پرستش اصحاب کو پانی پی پی کر کوس نہ لیوے" (سناتن دھرم گزٹ ۱۵ مارچ ۱۹۲۶ء)

حوالہ منقولہ بالا کے علاوہ خود ہندوستان کا وہی پرچہ جس میں اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کی شکایت کی گئی ہے کہ وہ ہندؤں کے مذہب کی بے حرمتی کیا کرتا تھا۔ آجکل کے آریوں کی ہندو بزرگوں کے حق میں سخت زبانی کا اظہار "**آریہ سماج مندر میں سری رامچندر جی کو گالیاں**" کا عنوان دیکر یوں کیا گیا ہے:۔

"آریہ سماج مندر شاہجہانپور میں اپ منتری سماج نے زمانہ حال کے تاریک پہلو پر لکچر دیا اور دوران تقریر میں کہا کہ شری رام چندر جی کے بھائی لچھمن جی اگر اس زمانہ میں سروپ نکھا کی ناک کاٹتے تو اون کو چھ ماہ کا جیل نہ ملتا۔ اس کے بعد بھی لگاتار یہ صاحب بھگوان کرشن اور بھگوان رامچندر کو دل کھولکر گالیاں دیتے رہے ہیں اور کسی آریہ سماجی نے ان کو منع نہیں کیا" (ہندوستان مذکور صفحہ ۸ کالم ۲)

اہلحدیث۔ ہندوستان کا ایڈیٹر اور ہندو قوم کا حامی تبلائے کہ اس قسم کے جوشیلے مت اور ہندؤں اور ان کے معبودوں۔ بزرگوں اور قابل پرستش اشیاء کی ہتک کرنے والے لوگوں کا پیشوا سوامی دیانند اگر اپنے وقت میں عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے تخت پر متمکن ہوتا اور اوس کے مذکورہ الہام (بقول سناتن دھرم گزٹ) ہندؤں کے دیوتاؤں اور قابل پرستش اصحاب کو کوسنے والے پنڈت لیکھرام جیسے تیز طبع ہوتے تو کیا اوس وقت بنارس یا ہندوستان بھر کی کسی مندر کی کوئی مورت سوامی دیانند کے ہاتھ سے زبردستی شکستہ ہونے اور جبراً توڑے جانے سے بچ سکتی تھی؟ سوامی دیانند اور اُن کے زبان دراز پیروؤں نے بتوں کی جس قدر ہتک کی۔ اُن کے پجاریوں کا جس قدر ناک میں دم کیا۔ بتخانوں کی آمدنیوں میں جس قدر کس دہ بازی کرا دی۔ اوس سے صاف اندازہ ہوتا ہے کہ اگر سوامی جی کو ذرا بھی شاہی اختیار حاصل ہوتا یا شہنشاہ اورنگ زیب کی جگہ تخت نشین ہوتے تو بنارس اور دوسرے مقامات کے کسی چھوٹے بڑے بتخانے کا نام و نشان تک نہ ملتا۔ اور یہ سب گرا کر سطح زمین کے ہموار کرا دیے گئے ہوتے۔

یہ تو ہے سوامی جی اور اُن کے مت کے جوشیلے پیروؤں کی کارگذاری جو انہوں نے بتخانوں کے متعلق کی اور اگر وہ اور بھی با اختیار ہوتے تو صاف نظر آتا ہے کہ مورتی پوجا کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑ دیتے۔ حالانکہ یہ کسی بات کے بدلہ میں انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

اس کے مقابلہ پر اورنگ عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے حالات سنئے کہ انہوں نے بے وجہ کبھی کسی بتخانے کو گرانے کا حکم نہیں دیا۔ چنانچہ شہنشاہ مرحوم ۲۵ برس تک دکن میں رہے۔ اس علاقہ میں ہزاروں بتخانے تھے لیکن کہیں ایک بتہ تک نہیں ملتا کہ انہوں نے کسی بتخانہ کو ہات تک بھی لگایا ہو۔ ہمارے پاس اس امر کا آج بھی تازہ ثبوت موجود ہے جو ہم مخالفین کی تحریرات سے دکھانے کو تیار ہیں کہ مسلمان بادشاہ بے وجہ غیر اقوام کی عبادتگاہوں کو نہیں گرایا کرتے تھے بلکہ خود مخالفین اسلام زور پکڑ کر مسلمانوں کو تنگ کرتے اور اُن کی مساجد کو مسمار کرکے اُن کی جگہ مندر و بتخانے تعمیر کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ہندوؤں کا مشہور اخبار جھنگ سیال اپنی ایک اشاعت میں صاف اقرار کر چکا ہے کہ مسلمان مظلوم تھے اور غیر مسلمان اُن پر جبر و ظلم کیا کرتے تھے چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"مرہٹوں اور سکھوں نے مسجدوں کی جگہ مندر بنائے اور مسلمانوں کو لوٹا" (اخبار مذکور صفحہ ۷ کالم ۱۔ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۲۸ء)

اب سنئے کہ عالمگیر بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ جن پر ہمارے ہم وطن بھائی بے وجہ بت شکنی کا الزام عائد کرتے ہیں آپ نے خود اپنے دستخط اور شہنشاہی مہر سے ایک حکم لکھکر بنارس بھیجا کہ وہاں کے برہمنوں اور اون کے مندروں کی حفاظت کی جاوے اور اون کو بلا وجہ کوئی ضرر نہ پہونچایا جائے چنانچہ بنارس کے محلہ منگلا گوری میں گوپی اوپادھیا یا نامی ایک برہمن رہتا تھا جس کے پاس آباو اجداد سے یہ فرمان چلا آیا تھا اوس کے مرنے پر اوس کے نواسے منگل پانڈے کو جو اسی محلہ میں رہتا ہے اپنے نانا کے کاغذات ملے۔ یہ منگل ایک گنگا پتر برہمن ہے جو دریا کے گھاٹ پر اشنان کرنے والوں کو پوجا پاٹھ کا سامان دیتا ہے۔ اسے ضرورت پیش آگئی تھی کہ اس گنگا گھاٹ پر بیٹھنے کا اپنا حق ثابت کرے۔ تو اس طرح یہ بیش قیمت کاغذ روشنی میں آگیا جو دو فیٹ ڈیڑھ انچ لمبا۔ اور ایک فیٹ ساڑھے پانچ انچ چوڑا ہے۔

فرمان شاہی تو اصل فارسی زبان میں ہے اوس کا مختصر مطلب یہ ہے کہ حضور شاہانہ کے سمع مبارک میں شکایت پہونچی ہے کہ بعض لوگ اوس نواح (بنارس) کے اہل ہنود کو تکلیف دینے اور اُن کو بتخانوں سے نکالنے کے درپے ہیں ایسے لوگوں کے لئے حکم صادر کیا جاتا ہے کہ کوئی شخص اون لوگوں کو جو اپنے بتوں کی پوجا پاٹھ کرتے ہیں تعرض نہ کرے"

سارا فرمان اصلی الفاظ میں روزانہ پیسہ اخبار لاہور مورخہ ۲۳ ستمبر سنہ حال کے صفحہ ۳ پر درج ہو کر شائع ہوا ہے۔ جن دنوں ندوۃ العلماء کا جلسہ بنارس میں ہوا تھا پرانی کتابوں اور فرمانوں کی ایک نمائش بھی کی تھی جن میں غازی اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان متعلقہ سند و لطف بنارس بھی رکھے تھے جو خاص بنارس ہی سے فراہم کئے گئے تھے جن میں کئی ایک بتخانوں کے ساتھ معافیوں کا ثبوت بھی ملتا تھا بعض فرمانوں میں لکھا کہ جو کوئی اہل مندر میں آئے پجاری لوگ اس کی دعوت کریں۔ اس شرط پر معافی ملی تھی چنانچہ اون پجاریوں نے علماء ندوہ کو مجبور کرکے کچھ کھلایا۔

یہ ہیں صحیح واقعات مگر ہمارے برادران وطن خدا جانے کس بے دردی سے مسلمانوں کی دل آزاری روا رکھتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

شریعت و طریقت۔ ان دونوں کا بیان ہے۔ ۱۲ منیجر

AsliAhleSunnet.com

فتاوے

س نمبر ۳۷۰ سفر کے ارادے سے شہر چھوڑتے ہی نماز قصر ہے یا چند میل کی تعداد پر ہے اگر تعداد پر ہے تو کتنے میل کی کوئی سا ارادہ آیا آجکل آجکل چلا جاتا ہوں کرکے کہتا چھے ماہ کے اوپر ہوگیا تو یہ شخص قصر پڑھے یا کامل؟

ج نمبر ۳۷۰ سفر کے ارادہ سے اپنا شہر چھوڑتے ہی قصر کرنا جائز ہے تردد کی حالت میں چاہے کتنا زمانہ گذر جائے قصر کر سکتا ہے اقامت مستقل چار روز کی نیت ہو تو قصر جائز نہیں یہ مذہب اہلحدیث کا ہے جو موئید بحدیث ہے حنفیوں کا مذہب پندرہ روز کا ہے میلوں کی تحدید کی بابت کوئی آیت یا حدیث فیصلہ کن نہیں اسلئے بعض صحابہ کا مذہب ہے کہ سفر طویل ہو یا قصیر سب میں قصر جائز ہے یہی فتوے علامہ ابن تیمیہ کا ہے۔

س نمبر ۳۷۱ کون صحابی ہمیشہ جوتا پہنکر نماز پڑھتے تھے اور وہ جوتہ کیسا تھا آجکل کا جوتا ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

ج نمبر ۳۷۱۔ اس صحابی کا نام یاد نہیں البتہ پاک جوتہ پہنکر نماز جائز ہے ایک حدیث شریف میں یوں کہا ہے صلوا فی النعال جوتے پہنکر نماز پڑھ لیا کرو جہاں تک مجھے علم ہے اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں جوتہ پاک ہو تو سب کے نزدیک جائز ہے ناپاک ہے تو سب کے نزدیک ناجائز۔

س نمبر ۳۷۲۔ لکڑی یا پتھروں کے ممبروں پر جو مولوی لوگ مسجد میں وعظ فرماتے ہیں سو ان ممبروں کو کپڑا پہناتے ہیں اسکا کیا حکم ہے۔

ج نمبر ۳۷۲۔ سنت یا مستحب امر شرعی موجب ثواب جان کر کرے تو بدعت ہے معمولی زینت عام کی ذیل میں کرے تو جائز ہے قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ۔

س نمبر ۳۷۳۔ تمباکو کے بنڈل لائے ہوئے بیل کا گوشت کھانا حلال ہے یا مکروہ؟

ج نمبر ۳۷۳۔ تمباکو ہو یا گیہوں ہو بیل کی حلت میں نقصان نہیں کر سکتے۔

س نمبر ۳۷۴۔ نماز میں التحیات پڑھتے وقت تشہد میں کس کلمہ پر انگلی اوٹھا دیں اور کہاں انگلی برابر چھوڑ دیں۔

ج نمبر ۳۷۴۔ لا الہ الا اللہ کی لا، نفی پر انگلی کو حرکت دینا سنت ہے۔

س نمبر ۳۷۵۔ نمازی بعد نماز صبح بخار سے سو گیا اوٹھا رات کے تین بجے آیا کہ وہ چہار نمازیں کس طرح لوٹاتا ہے؟

ج نمبر ۳۷۵۔ چار نمازیں قضا کرے جیسی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد اوٹھنے نیند سے صبح کی نماز قضا کی تھی جب لشکر کے ساتھ تھے اور بلال کو صبح دیکھنے کے لئے مقرر کیا تھا لیکن وہ سو گیا تھا یہانتک کہ جب نکل آئی

س نمبر ۳۷۶۔ اکل اللد بہ دخل الجنۃ یہ حدیث کیسی ہے اور اس سے کیا مقاصد و مطالب ہیں؟

ج نمبر ۳۷۶۔ یہ حدیث میری یاد میں نہیں میرا خیال تو یہ ہے کہ کسی سبزی فروش نے بنائی ہے۔

س نمبر ۳۷۷۔ من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ اس سے کیا مقصود۔

ج نمبر ۳۷۷۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ جو کوئی اس کلمۂ اسلام کا دل سے معتقد ہوگا۔ آخر کار اوس کی نجات ہو جائیگی۔

س نمبر ۳۷۸۔ صرف زبانی کلمہ پڑھا تو زبانی اقرار کیا کہ کامل مسلمان ہو گیا۔

ج نمبر ۳۷۸۔ جیسا کلمہ ویسا اوسکا اثر۔ حدیث میں یوں آیا ہے مستيقنا بها قلبه جس کا دل اس کلمہ پر متیقن ہو محض زبان (بغیر موافقت دل) کوئی چیز نہیں۔

س نمبر ۳۷۹۔ مسلمان کون ہے اور مومن کون ہے کس وقت تک مسلمان نہ ہوویگا اور کبتک مومن نہ ہوویگا۔

ج نمبر ۳۷۹۔ عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے الایمان والاسلام واحد جس کا مطلب یہ ہے مسلمان اور مومن ایک ہی ہے یعنی ایمان بھی وہی معتبر ہے جو اسلام کے ساتھ ہو اور اسلام بھی وہی معتبر ہے جو ایمان کے ساتھ ہو۔ مگر لغوی معنے سے یہ فرق ہے کہ ایمان دلی اعتقاد کا نام ہے اور اسلام ظاہری تابعداری کا نام پس جو شخص محض اعتقاد اچھا رکھتا ہے اور عمل نہیں کرتا وہ لغوی معنے سے مومن ہے مسلمان نہیں جو لفظاً ہر تابعدار ہے مگر دل سے اعتقاد نہیں رکھتا وہ مسلمان ہے اور مومن نہیں ہے۔

س نمبر ۳۸۰۔ کامل مومن کامل مسلمان میں فرق کر کیا علامات ہیں۔

ج نمبر ۳۸۰۔ کامل مومن اور کامل مسلمان ایک ہی ہے اوس کی علامت وہی ہے جو قرآن شریف میں مذکور ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ یعنے مومن کامل وہی ہیں جب اللہ کا ذکر سنتے ہیں تو اون کے دل کانپ جاتے ہیں جب اللہ کی آیات سنتے ہیں تو ایمان بڑھتا ہے اور خاص خدا ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

س نمبر ۳۸۱ سفر میں نمازی اپنا مال یا اسباب کو اپنے کاندھے پر سے بغل میں لیکر باندھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۳۸۱ نماز کے ارکان میں خلل نہ آئے تو جائز ہے اسباب اپنے پاس رکھے اگر خطرہ ہو تو مجاہد کی طرح اوٹھائے ہوئے بھی نماز جائز ہے۔

س نمبر ۳۸۲ قبر کے سرہانے پتھر پر کچھ کھدوا کر لگانے کی نسبت شرع میں کیا حکم ہے (محمد صبغۃ اللہ از عدن)

ج نمبر ۳۸۲ اس کا ثبوت شرع شریف میں نہیں ہے جو لوگ ایسا کرتے ہیں محض ننگ و نمود کے لئے کرتے ہیں حالانکہ قبرستان نمود کی جگہ نہیں۔ ۴ر دخل طریب خنک۔

س نمبر ۳۸۳ اذان کے وقت جب محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا نام آتا ہے تو بعض آدمی انگوٹھوں کو آنکھوں سے لگا کر چومتے ہیں موافق شرع حدیث یہ فعل جائز ہے یا نہیں؟ (سائل ایم۔ اے۔ لنڈ چڑوالم)

ج نمبر ۳۸۳۔ قرآن و حدیث میں اسکا ثبوت نہیں محض رسم اور بدعت قابل ترک ہے۔

س نمبر ۳۸۴۔ مولود سننا اور پڑھنا اور قیام کرنا موافق شرع حدیث جائز ہے یا نہیں۔؟ (ر ر)

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

کھلی چٹھی

بخدمت جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی امرتسری

قابل توجہ اعیان اہلحدیث

السلام علیکم۔ آپکا اور میرا تنازع بابت مکان ڈاکٹر محمد الدین صاحب کئی دنوں سے ہے میں نے ہرچند کوشش کی اور پیغام دیئے کہ آپ بمطابق قرآن وحدیث میرے ساتھ فیصلہ کر لیں۔ مگر آپنے اس کی تعمیل سے مجھے اطلاع نہیں دی۔ حالانکہ قرآن شریف میں یہ صاف حکم ہے جو آپ جیسے عالم کو بتلانے کی بھی ضرورت نہیں بلکہ آپ خود لوگوں کو بتلایا کرتے ہیں کہ اِنَّمَا کَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَہُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ جسکا مطلب میں اپنے فہم ناقص میں یہ سمجھا ہوں کہ مومن کی پہچان یہی ہے جب اوس کو کسی نزاع کے فیصلے کیلئے خدا اور رسول کی طرف بلایا جائے تو اوس کے منہ سے بجز قبول کردم کے کوئی آواز نہ نکلے۔ مولانا میں امید کرتا ہوں کہ میرا اس آیت کے متعلق فہم بالکل صحیح ہے۔ اور میں منتظر ہوں کہ آپ صفت فاروقی سے اپنا متصف ہونا باحسن طریق ثابت فرماویں۔ جو نسبت کان عمر رضی اللہ عنہ وقافا علے القرآن۔ میری طرف سے یہی آواز ہے اور یہی رہیگی۔ اَدْعُوْا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ۔ خدا کرے کہ میری یہ درخواست آپ کی جناب میں قبول ہو کر آپ اس نزاع کا فیصلہ مطابق قرآن وحدیث کسی اہلحدیث عالم سے کرانا منظور فرمائیں تاکہ معاملہ طوالت نہ پکڑے۔

اعیان اہلحدیث کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بھی اس میں دخیل ہو کر مولوی صاحب ممدوح کو فیصلہ کرانے پر آمادہ کریں۔ ورنہ درصورت خاموشی میں اعیان اہلحدیث کا نام بنام ذکر کر کے توجہ دلاؤنگا۔ والسلام مع الاکرام جواب کا منتظر

محمد علی عفا اللہ عنہ واعظ بریڈھی ساکن حال امرتسر

مورخہ ۱۷ شوال ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۹ ستمبر ۱۳ء

خاکسار اڈیٹر۔ امرتسر میں یہ نزاع طول پذیر ہو کر فریقین میں بجائے اتحاد و مودت کے اختلاف بلکہ مخالفت دن بدن بڑھ رہی ہے اسلئے جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی مولوی ابو عبید احمد اللہ صاحب امرتسری اور جناب حافظ عبد المنان صاحب وزیر آبادی۔ خان بہادر بابو فضل الدین صاحب لاہوری، منشی محمد وحید صاحب۔ حکیم غلام محمد صاحب منشی عبد اللہ صاحب لاہوری۔ میاں شمس الدین صاحب میاں نور احمد صاحب سوداگر چرم امرتسر وغیرہ دخیل ہو کر فیصلہ کرادیں تو اہلحدیث میں یہ جدید تفرقہ مٹ جائیگا۔ ورنہ خطرہ ہے کہ اس فساد کی آگ کے شعلے بھی بہت سے گھرانوں کو جلادینگے۔ یہ نزاع بہت دنوں سے ہے مگر ہم نے اس کو اخبار میں درج نہیں کیا تھا لیکن مولوی محمد علی صاحب نے خود دفتر میں آکر مسلہ دیا تو مجبوراً بغرض توجہ دلانے اعیان قوم کے درج کیا گیا۔

قحط کے آثار اور لوگوں کی گھبراہٹ

ضلع بستی و گونڈا میں پانی کی بہت قلت ہے لوگ بہت گھبراتے ہیں بارش نہیں ہوتی ہے جس سے لوگ بہت پریشان ہیں دریاؤں میں بندہ ڈال کے بذریعہ ہاہا (یعنے نالی) کے زراعت کو پانی پہونچاتے ہیں مگر وہ بھی نہیں کہ جب چاہیں دریا میں بندہ ڈالکر پانی لے آویں بلکہ باری باری پانی ملتا ہے بیس پچیس دن میں ایک روز ایک موضع پر پانی جاتا ہے ناظرین اہلحدیث سے استدعا ہے دعا کریں تاکہ اللہ تعالےٰ ہم لوگوں پر رحم کرے اور اپنی رحمت نازل کرے۔ آمین ثم آمین (خریدار اہلحدیث نمبر ۳۳۲۱)

امراوتی

صوبہ برار میں امسال ابتدا ہی سے بارش دیر سے شروع ہوئی اور وہ بھی غیر مکتفی۔ اور اب تو ایک ماہ سے بارش کے نام بالکل سناٹا ہے فصل خریف سوکھی جاتی ہے بارش کی سخت ضرورت ہے۔ ان دنوں تمام صوبہ میں جابجا وبائی ہیضہ پھوٹ نکلا ہے اور مخلوقِ خدا کا برابر شکار کئے جارہا ہے اللہ جلشانہ رحم فرمائے۔

اہل برار کی مدت سے یہ خواہش ہے کہ یہاں آرٹس کالج ٹکنیکل کالج اور میڈیکل کالج قائم کئے جائیں فی الحال ان کالجوں سے آرٹس کالج قائم کرنے کی تجویز ہوئی ہے کنگ ایڈورڈ میموریل فنڈ کی رقم اسکام میں صرف کی جاویگی۔ اہل برار کی چیخ و پکار کا کچھ تو نتیجہ برآمد ہوا۔

مسٹر ایم وی جوشی ہائیکورٹ پلیڈر کی دختر شریں کماری ناگوتائی صاحبہ نے ولائیت انگلستان جاکر اعلےٰ درجہ کا ڈاکٹری امتحان پاس کر لیا اور حال ہی میں لنڈن سے یہاں واپس آگئی ہیں۔ یہاں کے معزز برہمن اور مرہٹہ لیڈی صاحبات نے زیر صدارت مسز مودک ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کرکے انہیں ایڈریس دیا جس میں اُن کی علو ہمتی کی بہت تعریف تھی۔ آپ ہندوستان میں سب سے پہلی ہندوستانی لیڈی ہیں کہ جنہوں نے ولایت انگلستان جاکر اعلےٰ درجہ کا طبی امتحان پاس کیا۔ خبر ہے کہ آپ بمبئی میں نجی کے طور پر ایک شفاخانہ قائم کر کے مریضوں کا مداوا و معالجہ کیا کریں گی۔ ہندوستان میں اگر عورتیں طبابت یا ڈاکٹری سیکھ لیں تو پردہ دار گھروں کی بہت بڑی تکلیف جو بیمار مستورات کا علاج غیر مردوں سے کرانے میں ہوتی ہے رفع ہوجائے۔ (نامہ نگار)

غریب فنڈ میں آمد سازفتوحات فنڈ عہد بقایا سابق ۸ر از حکیم اکبر علیخان صاحب۔ مچھینہ۔ بر باغ جلد ہے آٹھ ایک اخبار سائل مذکور کے نام سال بھر کیلئے جاری کیا گیا۔ باقی ۱۳۔۔ر (محاسب)

جنازہ غائب۔ محمد عبد اللہ صاحب گنجی کی ہمشیرہ کا انتقال ہو گیا۔ اُن کے جنازہ غائب کیلئے ناظرین سے استدعا ہے۔

ایضاً۔ حافظ محمد الدین صاحب بٹالوی کی والدہ فوت ہو گئیں اُن کے جنازہ کے لئے بھی اُن کی درخواست ہے۔

ایضاً شیخ غلام اللہ صاحب امرتسری کی وفات کے بعد اُن کی بیوی کا بھی انتقال ہو گیا۔ ناظرین جنازہ پڑھکر دعاء مغفرت کریں۔ **اللّٰھم اغفرلھن**

عبد الجبار خان صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ سیونی (متعلقہ آل انڈیا کانفرنس اہلحدیث دہلی) لکھتے ہیں۔ مراد خان اکبر خان ملکہ ایران ساکن موضع بہبئی بنجہ ضلع ... نے اپنا گراں قدر عطیہ انجمن اسلامیہ

جاپان میں آندھی کا طوفان۔ ۲۲ ستمبر کو جاپان میں قیامت نما آندھی کا سخت طوفان آیا کہ دار الحکومت برباد ہو گیا اور کئی جہاز غرق ہوگئے۔ کارخانے اور بہت سی عمارتیں مسمار ہو گئیں۔ کوئی گھر نقصان سے نہیں بچا۔ ہزاروں مکانات ایسے تباہ ہوئے کہ انکا نام ونشان تک نظر نہیں آتا۔

AsliAhleSunnet.com

ضلع سیونی کو مبلغ مائۃ عہ روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا جس میں سے ... آپنے ۱۶ ستمبر ۱۹۱۲ء کو بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیا جس کے لئے انجمن مشکور ہے اور بقیہ روپیہ بھی جلد ارسال فرمانے کا وعدہ فرماتے ہیں۔ خداوند عالم ایسے نیک نفس محبان دین کو شاد و بامراد ہمیشہ قائم رکھے و دیگر بزرگان قوم کو انکی ایسے کاموں کی تتبع کی ہدایت فرماوے آمین

الحاق طرابلس کی خوشی میں سالانہ تعطیل

الحاق طرابلس شروع ہوئے کو ایک برس کامل ہوچکا ہے ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۱ء کو اطالیوں نے الحاق طرابلس کا اعلان دول یورپ کے نام اس مضمون کا جاری کیا تھا کہ مصری سرحد سے لیکر تا بسرحد ٹیونس - فرانسیسی اور انگریزی اثر کے حلقوں کے درمیان اطالوی حکومت قائم ہوگئی ہے چنانچہ اس کے بعد معلوم ہوا کہ اٹلی میں الحاق کی خوشی ہوئی اور تعطیل منا کر جشن کیا گیا اٹلی نے گھر بیٹھے اپنے املاک میں طرابلس کی ساری ... کی ساری زمین شامل تو کرلی تھی لیکن آجتک ساحل سمندر سے ایک قدم آگے اوس کی فوجیں نہیں بڑھ سکیں کیا اٹلی والے ہیں امسال بھی الحاق طرابلس کی سالانہ تعطیل منائی گئی؟ کیا اٹلی کے حمایتی ہندو پریس کے جوشیلے ہیرو یعنی لاہور اور آگرے سے جواب دیکر مشکور کریں گے؟

ایک اطالوی قیدی کا بیان

"المؤید" کا نامہ نگار میدان جنگ درنہ سے رقمطراز ہے:-

مجھے موسیو ڈومنیکو نامی ایک اطالوی قیدی سے ملنے کا اتفاق ہوا تو جو حالات اوس نے مجھے سنائے وہ درج ذیل کرتا ہوں۔

درنہ میں تعداد فوج فی الحال درنہ میں سولہ ہزار اطالوی فوج اور چھ بڑے افسر موجود ہیں۔ اور چھ صحرائی پہاڑی اور طریپولز توپیں بڑے کی توپوں کے علاوہ ہیں جو بوقت ضرورت استعمال کی جاتی ہیں۔ ابتدائے جنگ کے وقت ہماری فوج کی تعداد نو ہزار سے زیادہ نہ تھی۔ مگر عربوں ترکوں کے زبردست حملوں کی کیفیت دیکھ کر فوج کی تعداد بڑھانی پڑی۔ جزائر عثمانیہ پر حملہ کرنے کے وقت درنہ سے بعض رجمنٹیں بلالی گئی تھیں مگر ان کی جگہ فوراً دوسری فوج بھیج دیگئی۔

اطالوی نقصان میرے خیال میں صرف درنہ میں دو ہزار مقتولوں مجروحوں کا نقصان ہوا ہوگا۔

عربوں کی شجاعت سچی بات کا اقرار کرنا ہی پڑتا ہے کم از کم میں نے اپنی عمر میں عربوں جیسا شجاع و دلیر نہیں دیکھا۔ ہم حبش کی سرزمین میں حبشیوں جیسی شجاع قوم سے دو برس تک برسرپیکار رہے۔ مگر عربوں کا نظیر ان میں بھی ایک متنفس نہیں دیکھا۔ ہمارے عقل میں دنگ ہیں کہ کس طرح نڈر اور بے پروا گورے گولیوں کی بوچھاڑوں میں ننگے سر ہماری صفوں میں گھس آتے ہیں اور موت کا خیال تک دل میں نہیں لاتے۔

عربوں سے ڈرنے کی وجہ ہم ترکوں کے قول کے مطابق شجاعت و بسالت سے معرا یا فنون جنگ کے عادی نہیں بلکہ ہم جنگجو بہادر ہیں ہماری شجاعت و بسالت کی تاریخ سے دنیا واقف ہے اور آج ہمارے مقابلہ میں کسی یورپین یا دیگر ایشیائی سلطنت کی نظامی فوج ہوتی تو آپ دیکھ لیتے کہ ہم کیسے ہاتھ دکھاتے ہیں۔ مگر مصیبت تو یہ ہے کہ ہمارا ایک ایسی وحشی اور اکھڑ قوم سے مقابلہ ہے۔ جو گولوں گولیوں کی مطلق پروا نہیں کرتی اور چاروں طرف سے حملہ آور ہوکر آناً فاناً ہمارے مقتولوں مجروحوں کے کپڑے تک اوتار لے جاتی ہے اور ہمیں اپنے اسلحہ کے استعمال تک کی مہلت نہیں دیتی۔

عربوں کا رعب میں بزور کہتا ہوں کہ اگر عربوں کے مقابلے میں جرمنی۔ فرانس اور برطانیہ وغیرہ کی بھی فوجیں ہوتیں تو وہ اپنے آپ کو ہم سے بہتر ثابت کرسکتیں اور میں بوثوق کہہ سکتا ہوں کہ بڑی سے بڑی یورپ کی سلطنت افریقہ کے صحراؤں میں عربوں کا مقابلہ نہیں کرسکتی ہمیں خطرہ ہے کہ اگر ہم چند خندقوں میں پڑے رہے اور ہاتھ پیر نہ ہلائے تو ترک عربوں کے منتشر شیرازے کو ایک مرکز پر جمع کرکے ایک زبردست فوج تیار کرلیں گے اور انہیں باقاعدہ مسلح فوج بنا کر قیامت ڈھائیں گے چنانچہ جو عرب ابتدا میں ہمارے بہی خواہ اور دوست تھے۔ اب وہ بھی ترکوں کی ان تھک کوششیں دیکھ کر ان کے ہمراہ ہوتے جاتے ہیں۔ طرفین کا مذہبی تعلق عربوں کو مجبور کرتا ہے کہ وہ ترکوں کے ساتھ شریک ہو جائیں

جنگی ذخائر اٹلی سے ذخائر و اسلحہ کی آمد ایک ہفتہ بھی بند نہیں ہوئی۔ ابتداء جنگ میں ہم سنہ ۱۸۹۰ء اور سنہ ۱۸۹۵ء کے قدیم اسلحہ استعمال کرتے تھے۔ مگر اون کے ختم ہونے پر سنہ ۱۹۰۱ء کے اسلحہ استعمال میں لانے پڑے اور ان کے اختتام کے بعد اب ہمیں سنہ ۱۹۰۵ء اور سنہ ۱۹۱۰ء کے جدید اسلحہ کے استعمال کی جو اٹلی میں بنتے بھی نہیں ضرورت پڑی جو آج استعمال ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں ۱۵ سنٹیمیٹر کے دہانے کی جدید توپیں جن کی ۱۴ کیلومیٹر تک زد ہے۔ فرانس سے منگائی گئی ہیں۔ اور میدان کارزار میں کام دے رہی ہیں۔

اطالوی فوج کے خطوط افسوس کہ ہمارے گھروں سے جو خطوط آتے ہیں وہ جب تک افسروں کی نگرانی میں پڑھ نہیں لے جاتے ہمارے ہاتھ نہیں آتے ہم یہاں سے بجز اس کے اور کچھ نہیں لکھ سکتے کہ ہم خیر و عافیت سے بہت اچھی حالت میں ہیں۔ اگر کوئی اس سے زیادہ اور کچھ لکھنا چاہے تو نہ صرف اسے آئندہ لکھنے سے روک دیا جاتا ہے بلکہ باقاعدہ طور پر فوجی عدالت کے سپرد کردیا جاتا ہے جو اسے اس جرم میں کم از کم تین ماہ قید مع تازیانہ کی سزا دیتی ہے۔ الا ہمیں اپنے ملک کی کیفیت جدید آنے والی فوجوں اور ملاحوں وغیرہ سے معلوم ہوتی رہتی ہے کہ اٹلی میں عام جوش پھیل رہا ہے عوام کا خیال ہے کہ موجودہ حکومت سے اس جنگ کے نقصانات کا بدلہ لینا چاہئے۔

اطالویوں کی سرکشی درنہ سے ایک ہزار فوج روما کو واپس بلالی گئی ہے کہ تعزیراً اوسے فوجی جیل خانے میں مقید رکھا جائے۔ درنہ کے علاوہ اور مقامات تک بھی فوجیں سر اوٹھانے کے الزام میں روما واپس بھیجی گئی ہیں۔ ابتدا میں صرف اشتراکی جمعیت کے لوگ تمرد و سرکشی کا اظہار کرتے تھے مگر اب تمام فوج میں اوس کے یکسان آثار پائے جاتے ہیں اور ہر ایک سپاہی اونی اونی بات پر بگڑ کھڑا ہوتا ہے۔ ہم نے عزم بالجزم کرلیا ہے کہ اپنی عورتوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم کرنے والی موجودہ جنگ کا حکومت کا منہ تکنے کے بجائے اپنے ہاتھوں کو خود خاتمہ کردیں۔ مجھے خبر ملی ہے کہ تمرد کا زہریلا مادہ بنغازی میں درنہ سے بھی زیادہ پھیلا ہوا ہے۔ سیکڑوں اطالوی بعارضہ جنون گھر واپس کردیئے گئے ہیں۔ فوج کو تین مہینے سے غذا بھی بہت خراب مل رہی ہے۔ اخراجات میں تخفیف کیجاتی ہے۔ اٹلی سے منگائے نہ جانے اور طرابلس میں دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے گوشت کم کردیا گیا ہے۔

مولوی محمد امیر صاحب از بہاولپور لکھتے ہیں کہ میری لڑکی جو بڑی صالحہ تھی فوت ہوگئی ناظرین اہلحدیث دعاء مغفرت اور جنازہ غائب پڑھیں۔ اللہم اغفرلہا وارحمہا

امرتسر ... سیونی کی انجمن کا سالانہ جلسہ ... [illegible]

AsliAhleSunnet.com

تازہ شہادات

جناب ڈاکٹر عبدالعزیز خان صاحب نامری گنج سے تحریر فرماتے ہیں:- ازراہ کرم موسیائی ایک پاؤ بذریعہ وی پی بہت جلد عنایت فرمادیں منگوائی ہوئی تھا قبل اسکے جو موسیائی آپنے ارسال فرمایا تھا اُس سے ہماری اکثر مریضوں کو فائدہ ہوا - یکم اگست ۱۹۱۲ء

جناب مولوی عبدالطاہر صاحب چترا سے رقمطراز ہیں:- آپنے جو تین چھٹانک موسیائی ارسال فرمایا انہیں سے ایک چھٹانک ہم نے خود استعمال کیا اور ایک مولوی صاحب کو دیا مگر اللہ کے فضل سے سب کو ہفتہ کے اندر فائدہ ہوا - الحمد للہ آپکا معاملہ اشتہاری نہیں بلکہ نہایت ہی ایمانداری کا ہے بقول مولوی صاحب جلشانہ آپکے کاروبار میں برکت غیبی عطا فرمائیگا - پنجم اگست ۱۹۱۲ء

جناب قاضی عظیم الدین صاحب گوالیاری گمٹی سے لکھتے ہیں:- ایک چھٹانک موسیائی منگایا فائدہ ہوا ایک پاؤ اور بھیجدیں -

موسیائی ۳۱/۵۲

خون پیدا کرتی ہے اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے - ابتدائی سل ودق دمہ کھانسی ریزش اور کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے - جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو اُن کیلئے اکسیر ہے - دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے - گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے - بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے - چوٹ لگجائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد کافور ہوجاتا ہے - بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے - مرد - عورت بچے - بوڑھے اور جوان کو یکسان مفید ہے - ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے - قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ کی ؎ پاؤ بھر کی ؎ سع محصولڈاک وغیرہ - ممالک غیر سے محصول علاوہ -

ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے -

موسیائی ہمیشہ اس پتہ سے طلب کیا کریں

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

تازہ شہادات

جناب حسین خانصاحب سع دگر جبلپور سے لکھتے ہیں:- جو آپکے یہاں کو دو چھٹانک موسیائی منگایا از حد فائدہ ہوا - اوس کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا - اب میرے دوستوں کیلئے ایک پاؤ بذریعہ وی پی بھیجدیں -
۵ - اگست ۱۹۱۲ء

جناب مولوی محمد عبدالرحمن صاحب سُونا تھ بھنجن سے تحریر فرماتے ہیں:- موسیائی بے نظیر دوا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ آب زمزم کی خاصیت اسمیں بھری ہوئی ہے - دو چھٹانک موسیائی اور بہت جلد وی پی کردیں - ۹ - اگست

جناب عبدالستار صاحب مدھیپورے لکھتے ہیں:- ایک چھٹانک موسیائی منگواکر اپنے دوست محمد حسین کو دیا جس سے اس کو فائدہ ہوا - اب ایک چھٹانک میرے شاگرد سید عبدالکریم کے نام وی پی بھیجدیں - ۱۵ - اگست ۱۹۱۲ء

عمدہ اور قابل دید کتابیں ۴۴/۵۲

تاریخ عثمانی یہ تاریخ سلطنت ترکی کی نہایت عمدہ اور مفصل تاریخ ہے - بعض لوگوں نے انگریزی کتابوں کی مدد سے ترک سلاطین کی تاریخ شائع کی ہے لیکن یہ کتاب ایک معتبر مصری مسلمان فاضل مصنف کی عربی کتاب "حقائق الاخبار عن دول البحار" سے اردو میں ترجمہ کیگئی ہے اور اسکی بڑی خوبی یہ ہے کہ اسمیں ترکوں کی بحری تاریخ کو مفصل بیان کیا ہے اور بتلایا ہے کہ ترکوں نے کیا کیا عظیم الشان فتوحات حاصل کی ہیں - عثمان اول سے آخری عثمان سلطان محمد خامس تک ۳۴ بادشاہوں کی رنگین تصویریں بھی ہیں - صفحات علاوہ تصاویر ۶۰۷ - قیمت عہ

تاریخ عرب ملک عرب کی مکمل تاریخ جسمیں قبل از اسلام زمانہ جاہلیت سے خیر القرون خلافت راشدہ تک خلافت بنی امیہ خلافت عباسیہ - اندلس کی آخری اسلامی اور پریشان و شوکت سلطنت کے حسرت نصیب خاتمہ تک کے حالات ۲۲۴ قیمت عہ

تاریخ مراکش افریقہ کی نہایت قدیم اور زبردست سلطنت مراکش کی مفصل تاریخ مراکو کے سلطانوں کے شاندار حالات عربی سے اردو میں ترجمہ کیگئی ہے - بحری تاریخ صفحات ۲۰۰ عہ

نصف قیمت کی رعایت

حبیبی حمائل شریف مترجم

(مترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی)

طول ۵ انچ - عرض ۳ انچ نصف صفحہ عربی نصف اردو پہلے فہرست آخر میں لغات القرآن بطور فرہنگ عربی اور ترجمہ میں آیات کو نمبر سورتوا دیئے گئے ہیں - لکھائی چھپائی عمدہ جلد نفیس و مضبوط ایسی حمائل ہائے کبھی نہیں طبع ہوئی قیمت اصلی عہ رعایتی عہ محصولڈاک بذمہ خریدار -

تازہ شہادت یہ حمائل ایسی عمدہ ہے جو اسے ایک بار منگاتا ہے وہ اسکی زیادہ جلد میں طلب کرتا ہے چنانچہ ملاحظہ ہو:-

جناب مولوی محمد نورالدین صاحب بن معلم غلام قادر صاحب مرحوم نرساپور ضلع کشنا سے تحریر فرماتے ہیں:- آپکا ارسال کردہ حمائل شریف کل کے روز ملا بہت ممنون کیا - مہربانی فرماکر دو عدد حمائل شریف بواپسی ڈاک اور ارسال فرمادیں - ۲۴ - اگست ۱۹۱۲ء

خیر الدین بار بروسہ عالم اسلام کا عظیم الشان امیر البحر ۳/

کریم اللغات اردو مع اضافہ وترمیم کامل جسمیں پہلی سے ایک ہزار کے قریب ضروری الفاظ زیادہ کئے گئے ہیں اردو خوان اصحاب کو اردو زبان میں اردو فارسی عربی کے مشکل الفاظ پیش آتے ہیں تقریباً اون سبکے معانی وتشریحات درج ہیں - نہایت مفید اور کارآمد کتاب ہے - ۶

تحفۃ النساء - ایک مسلمان لیڈی ڈاکٹر کی تصنیف ہے اس کتاب میں فاضلہ مصنفہ نے عورتوں کے تمام امراض حیض حمل وضع - استقاط حمل اور انکے امراض مع علاج بزبان اردو لکھے ہیں - ہر ایک مسلمان گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے - عہ

ضروری انگریزی الفاظ یعنے انگریزی زبان کے جو الفاظ آجکل اردو اخبارات میں بکثرت استعمال کئے جاتے ہیں ان کے معانی وتشریحات اخبارات کے ناظرین کے فائدہ کی کتاب ہے ۳/

پیغمبر نمبر اخبار زمیندار - اخبار زمیندار کا وہ خاص نمبر اور رنگین پرچہ جسمیں پیغمبر اسلام کی شاندار زندگی کے مقدس حالات پر ہندوستان کے شعراء اور زبردست اہل قلم کے مضامین اور نظمیں درج ہیں - قیمت ۲/ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

مندرجہ بالا کتابیں اس پتہ سے طلب کریں:- **صاحب دائرہ علمیہ محلہ قلعہ امرتسر - پنجاب**

AsliAhleSunnet.com

برقی ست یعنی مردمی کا بکس

دہ لوگ جو بچپن کی غلط کاریوں یا فواحشات و مسکرات سے اپنی قوت گنوا کر دنیا کی لذات سے محروم رہ چکے ہوں ان کیلئے خوشخبری ہو کہ ہمارا طاقت کا بکس علاوہ درست کرنے طاقت جسمانی کے قوائے تناسل کو اصلی حالت پر لے آتا ہے ہمارا طاقت کا بکس بفضل خدا گئی گذری قوت کو از سر نو بحال کر دیگا پرانے سے پرانے عالم شباب کا زمانہ پھر آ جائیگا۔ رقت۔ جریان۔ سرعت انزال۔ دل [illegible] سستی۔ کاہلی۔ بزمردگی۔ عضو مخصوص میں کجی نرمی لاغری وغیرہ امراض کیلئے ہمارا برقی ست آزمائیں اور دیکھیں کہ حکیم شافی نے اسمیں کیسی غضب کی تاثیر رکھی ہے جسکے استعمال سے کئی بے اولاد با اولاد بنگئے ہیں طاقت کے بکس میں تین شیشیاں ہیں نمبر (۱) کے استعمال کرنے سے رگوں کا پانی بلا تکلیف خارج ہو جاتا ہے نمبر (۲) کی مالش سے عضو مخصوص میں قوت پیدا ہوتی ہے نمبر (۳) خوردنی ہے جسکے استعمال سے تمام اندرونی نقائص رفع ہو جاتے ہیں قیمت فی بکس ستے ر

المشتہر

اکسیر چشم

یہ اکسیر جنگل کی جڑی بوٹیوں سے مرکب ہے جو آشوب۔ سرخی چشم۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ چٹے۔ ورم۔ ٹیس۔ خارش۔ ککرے۔ پانی بہنا۔ ضعف بصارت وغیرہ کے لئے اکسیر ہے۔ فی تولہ عمر

بال اڑانیکا پوڈر

جو زائد از ضرورت بالوں کو اتنا صفا اڑا دیتا ہے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ عمدہ اجزا سے مرکب ہے قیمت ۲ اونس ۶ر

روغن بہار

یہ روغن بالوں کو معطر بنانے کے علاوہ لمبے اور گھنے بناتا ہے۔ بے وقت سفید ہونے سے بالوں کو بچاتا ہے قوت دماغ کے لئے تریاق اعظم ہے اس کے استعمال سے جہاں بال نہوں وہاں پیدا ہو جاتے ہیں فی شیشی عمر

درد سر نصف

درد سر کیسا ہی تکلیف دہ مرض ہو مگر ہماری دوائی جو کھانے اور لگانے پر مشتمل ہے۔ زیادہ تشریح کی محتاج نہیں اسکے استعمال سے چشم زدن میں فائدہ محسوس ہونے لگتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ عمر

جوہر مغلظ نبات

طبی کتب کے ناظرین اس کے بے شمار فوائد سے واقف ہیں چند فوائد اسجگہ بھی درج کئے جاتے ہیں۔ اعلے درجہ کا مقوی بھی ہے۔ سرعت۔ جریان کو دفع کرتا ہے۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور ابتدائی سل و دق کو از حد مفید ہے جھٹ لگائی تو دور تک کھلنے سے معدہ کا فور ہو جاتا ہے بعد جماع دو رتی کھا لینے سے طاقت زائل نہیں ہوتی۔ افزائش خون کیلئے اکسیر ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتا ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے قوت دماغ کیلئے تریاق اعظم ہے۔ لطف یہ کہ بچے بوڑھے اور جوان مرد عورت کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ زیادہ کے خریدار کو محصول ڈاک معاف۔

مندرجہ بالا تمام ادویات کی بہت شہادتیں ہیں لیکن بوجہ عدم گنجائش نہیں ہو سکتیں۔ دو پیسہ کے ٹکٹ آنے پر طبی مشورہ مفت

المشتہر

منیجر دواخانہ شفاء الامراض قلعہ سٹریٹ امرتسر

ہمیشہ سچائی کا بیڑا پار ہے

جوب مبارک درد کہنہ۔ سرفہ۔ ضیق النفس۔ تپ دق کہنہ کے لئے اکسیر ہے ۱۲ر

سرمہ منور چشم چشم کے امراض جالا۔ دھند۔ غبار۔ ککرے۔ پانی بہنا۔ پڑبال۔ سرخی چشم وغیرہ امراض کے لئے از حد مفید ہے۔ فی تولہ ۸ر

دوائی چنبل نہایت مفید ہے ایک یا ڈیڑھ ہفتہ کے استعمال سے ہمیشہ کیلئے دکھ سے نجات ملتی ہے۔ قیمت بہت قلیل یعنی فی ڈبیہ عمر

دوائی جریان۔ حدت منی حرارت بول۔ حرارت مثانہ کے لئے از حد مفید ہے۔ گرم مزاجوں کے لئے اکسیر ہے عہ

جوب لاثانی سرد مزاجوں کیلئے اکسیر ہے۔ سرعت انزال۔ رقت منی اور دیگر تمام شکایات کیلئے لاثانی ثابت ہوئی ہے۔ بدن کو تیار کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

جوب بواسیر بادی۔ آبی۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے قیمت عہ

المشتہر

حکیم خیر الدین کٹڑہ کرم سنگھ کوچہ راولاں امرتسر

سیرۃ البخاری امام المحدثین امام بخاری کی بے نظیر سوانح عمری قابل دید کتاب ہے۔ قیمت عہ

حیات صلاح الدین فاتح بیت المقدس سلطان صلاح الدین کی سوانح عمری صلیبی لڑائیوں کی مفصل تاریخ قیمت فی نسخہ عہ

تقابل ثلاثہ توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ دکھا کر بدلائل قرآن شریف کی فضیلت کا ثبوت عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے۔ مع محصول ڈاک عمر

صحیفہ محبوبیہ قادیانی مشن کے رسالہ صحیفہ آصفیہ کی تردید میں قابل دید رسالہ ہے ر

اجتہاد و تقلید مسئلہ اجتہاد و تقلید کی عجیب و غریب بحث نیا رسالہ۔ قیمت صرف ۳ر

المشتہر منیجر اہلحدیث امرتسر

روز بازار سٹیم پریس امرتسر میں شیخ عبد العزیز پرنٹر نے چھاپا اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے شائع کیا

AsliAhleSunnet.com